POSTAL REG…ION NO. P/GD

…نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

شمارہ ۲۷

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ

سالانہ ـــ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک:۔

بذریعہ ہوائی ڈاک:۔

۲۰ پونڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک:۔

دس پونڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN 143…

1504,
Engr. M.Salam E.E.,
Power System Planning
Directorate,
H.P.S.E.B. Vidyut Bhawan,
SHIMLA - 171 004 (H.P.)

اخبارِ احمدیہ

لندن ۳ جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کینیڈا اور امریکہ کے سفر پر ہیں۔ حضرت امیر المومنین نے ۲۸ جون بروز جمعۃ المبارک امریکہ کے سالانہ جلسہ کا افتتاح فرمایا یہ جلسہ تین یوم تک جاری رہا۔

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ پیارے آقا کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور سفر و حضر میں ہر قدم تائید و نصرت فرمائے۔

…ہجری ۴ روفا ۱۳۷۵ ہش ۴ جولائی ۱۹۹۶ ع

ہر احمدی بچے و بچی کو اچھے تلفظ کے ساتھ بہت سی آیات یاد ہونی چاہئیں

اسلام پر حملہ ہو تو اس کا جواب دینا ضروری ہے

جرمن زبان میں چھوٹے چھوٹے جوابی حملوں کا لٹریچر تیار کر کے کثرت سے احمدی بچوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

(دوسری قسط)

اطفال اور ینگ خدام کے ساتھ مجلس سوال و جواب

(ہمبرگ): ۱۹ مئی لو بل دوپہر گیارہ بجے بیت الرشید میں اطفال اور ینگ خدام کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے دو گھنٹے تک ۲۴ مختلف خاندانوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

سوال و جواب کی یہ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی جس میں بچوں نے مختلف سوالات حضور ایدہ اللہ سے پوچھے۔ ایک بچے کے اس سوال پر کہ جرمن غیر مسلم ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم لوگ سور کا گوشت کیوں نہیں کھاتے. حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم اس لئے نہیں کھاتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا گوشت نہیں کھانا۔ زندگی تو خدا نے پیدا کی ہے وہ جس کے متعلق کہے کہ اسے نہ کھاؤ اسے نہیں کھانا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ اصل میں آپ کو ان سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ تم لوگ سور کا گوشت کیوں کھاتے ہو جبکہ خدا نے قدیم سے حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے اسے حرام قرار دیا ہے اور بائبل میں اس کا ذکر ہے کہ سور نہ کھایا جائے اور حضرت عیسیٰؑ نے انجیل میں اسے کہیں حلال قرار نہیں دیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو ان عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ تمہیں کس نے سور کھانے کی چھٹی دی ہے۔ فرمایا ان لوگوں کا عجیب حال ہے کہ یہودیوں سے یہ سوال نہیں پوچھتے، صرف مسلمانوں سے پوچھتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ پہلے اپنے بڑے بھائیوں (یہودیوں) سے تو پوچھو کہ وہ کیوں سور کا گوشت نہیں کھاتے۔ پھر وہ جو جواب دیں اس کے متعلق ہمیں بھی بتائیں۔

(باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۶ء

۱۰۵ واں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰۵ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۷۵ ہش مطابق دسمبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت

… اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی آٹھویں مجلس مشاورت کے لئے حضور انور نے ۲۹ دسمبر ۱۹۹۶ء (بروز اتوار) کی تاریخ کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

امراء کرام و صدر صاحبان سے گزارش ہے شوریٰ کے لئے تجاویز اور نمائندگان کی اطلاع ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء تک سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نظام عدل ہی سے ہماری زندگی اور تمام ترقیات وابستہ ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱ مئی ۱۹۹۶ء)

نن سپیٹ۔ ہالینڈ (۳۱ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ النحل کی آیت نمبر ۷۶ کی تلاوت فرمائی اور پھر اس آیت اور اس سے اگلی آیت کے مضامین کو تفصیل سے مختلف امثلہ کے ذریعہ کھول کر بیان فرمایا۔ خطبہ کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ۱۷ واں سالانہ جلسہ شروع ہو رہا ہے اور یہی جمعہ کا خطبہ ان کے جلسہ کا افتتاحی خطاب بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں جماعت ہالینڈ کو اور ان کی وساطت سے تمام دنیا کی جماعتوں کو بعض نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایسے مملوک غلام کی مثال پیش کرتا ہے جو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں رکھتا اور اس غلام کے مقابل پر ایک ایسے بندے کی مثال دی ہے جو خدا سے رزق پاتا ہے اور اس میں سے اس کی راہ میں سرًا و جہرًا خرچ کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ غلام بھی تو خدا ہی سے رزق پاتا ہے۔ پھر اس کا بظاہر تحقیر سے ذکر کیا معنی رکھتا ہے جبکہ اسلام نے غلامی کے متعلق نہایت اعلیٰ درجے کی تعلیم دی ہے۔ انہیں آزاد کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کا حکم ہے اور غلاموں کو بہت عزت و عظمت دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں دراصل دنیا کے مملوک غلام کا ذکر ہے اور غلام مملوک ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن خصوصیت سے مملوک کا لفظ اس لئے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا کا بندہ، دنیا کا غلام بن جائے اس کی ہر پہلو سے آزادیاں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ مملوک بن جاتا ہے۔ اسے بھی خدا رزق تو دیتا ہے مگر وہ اپنی مرضی سے اسے خرچ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جو اللہ کا غلام ہو جائے اسے جو بھی خدا رزق حسن عطا فرماتا ہے وہ اپنا ہوتے ہوئے بھی اسے اللہ کی راہ میں ہی خرچ کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے اگلی آیت اس مضمون کو خوب کھول دیتی ہے کہ یہاں خدا کے غلاموں اور دنیا کے غلاموں کا موازنہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کسی شخص میں دنیاداری کا اتنا رجحان ہو کہ ہر طرح سے اپنے مال و دولت کا غلام ہو کر رہ جائے تو ایسا شخص خدا کے ہاں مقبول نہیں ہو سکتا اور ایسے شخص کی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا کی راہ میں نہ چھپ کر خرچ کر سکتا ہے اور نہ ظاہرًا۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۴ وفاء ۱۳۷۵ ہش

دیوبندی چالوں سے بچئے!

—(۴)—

دیوبندیوں کا کلمہ اور درود

دیوبندی فرقہ کے قابل احترام بزرگ مولوی اشرف علی تھانوی کو اُن کے ایک مُرید نے لکھا کہ :۔

"کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی جگہ حضور (مولوی اشرف علی تھانوی۔ ناقل) کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے کلمہ شریف کے غلطی ہوئی کلمہ شریف پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے اسی خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں .... لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشرف علی نکل جاتا ہے .... کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر یہی کہتا ہوں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مولانا اشرف علی"۔ (اس حوالہ کی فوٹو کاپی صـ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

اس پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے اس مُرید کو یہ نہیں فرمایا کہ کلمہ شریف پڑھتے ہوئے اشرف علی رسول اللہ پڑھنا لعنتیوں کا کام ہے اور یہ کہ یہ شیطانی خواب ہے بلکہ فرمایا کہ یہ خواب بہت مُبارک ہے (رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ صـ۳۵ مطبوعہ تھانہ بھون)

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نائیجریا کی کسی مسجد میں احمدیوں نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی بجائے احمد رسول اللہ لکھا ہے تو یہ دیوبندی مولویوں کا سراسر جھوٹ ہے۔ جان بوجھ کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو احمد رسول اللہ بنایا گیا ہے۔ افریقہ تو خیر دور ہے اکثر مسلمان بھائی وہاں تک نہیں پہنچ سکتے ہم چیلنج سے کہتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی بھی مسجد میں یہ ایسا کلمہ دکھا دیں تو ہم منہ مانگا انعام پیش کریں گے۔ قادیان دیوبند سے کونسا دور ہے یہیں آکر مسجدوں میں دیکھ لیں کونسا کلمہ لکھا ہے معصوم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے افریقہ کا حوالہ کیوں دیتے ہو۔

ویسے اب دیوبندی بات کرنے کے قابل نہیں رہے جبکہ خود ان کا اپنا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللّٰہ" اور درود شریف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی ثابت ہو چکا ہے۔

—(۲)—

کتابچہ "محمد صلعم کے عاشق کہاں ہیں؟" میں دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ :۔ احمدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور اس جھوٹے اعتراض کو سچّا ثابت کرنے کے لئے ایک حوالہ الفضل قادیان ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء سے درج کیا گیا ہے جس میں یہودیانہ تحریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :۔

"یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ہر ایک شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے یہاں تک کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء)

حقیقت یہ ہے کہ یہ حوالہ بالکل جھوٹ ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ دیوبندی مولوی یہودیوں کی طرز پر تحریف کر کے اصل بات کو چھپاتے ہیں اور اپنے پیر و مُرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوی کے مطابق اپنے زعم میں احیاءِ حق کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ جو عبارت الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء کے حوالے سے درج کر کے انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے ایسی کوئی عبارت مذکورہ "الفضل" میں نہیں ہے یہ دیوبندیوں کا دجل اور کھُلا کھُلا جھوٹ ہے ہمارا چیلنج ہے کہ ایسی عبارت "الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء سے نکال کر دکھائیں۔ اسی موقعہ پر ہم "الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء کی اصل عبارت لکھتے ہیں۔ محترم قارئین خود جھوٹ سچ کا فیصلہ کر لیں۔ یہ حوالہ دراصل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضؓ کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"ہم کہتے ہیں کہ خُدا تعالیٰ نے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھنے سے نہیں روکا اگر کسی شخص میں ہمّت ہے تو بڑھ جائے مگر وہ بڑھے گا نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قربانی دی ہے کوئی وہ قربانی نہیں دے سکتا"۔

پھر فرماتے ہیں :۔

"کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ۱۱ر فروری ۱۹۲۲ء)

دیکھئے! صحیح حوالہ لکھنے سے کس طرح سچی اور صاف حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے۔ یہ دیوبندی مولوی تو کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی ہے۔ اور ہمارا دعوی یہ ہے کہ اس دور میں اگر کوئی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام ہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہو کر فرماتے ہیں :۔

بعد از خُدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ آپ کا فارسی شعر ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مدہوش ہوں اور اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنا کفر ہے تو میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں :۔

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔ (تریاق القلوب صـ۵ سنہ ۱۹۰۲ء)

نیز فرمایا :۔

"میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپؐ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپؐ کی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمہ نبوت کو چھوڑتا ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختمِ نبوت توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس مہرِ نبوّت محمّدی نہ ہو"۔ (الحکم ۱۰ر جون سنہ ۱۹۰۵ء صـ۲)

نیز آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں :۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خُدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خُوب تر ہے خُوبی میں اک قمر ہے
اُس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مُرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے

(باقی)

(مُنیر احمد خادم)

آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

پردے کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے

عورت کا وقار اور عورت کی عزت اسلام کے پردے کی تعلیم سے وابستہ ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ)

(چوتھی قسط)

دوسری آیت جو میرے سامنے ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۝

(الاحزاب: ۳۴)

یہ جو آیت ہے جس میں نسبتاً ایک سخت پردے کا حکم دکھائی دیتا ہے اس کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیویوں اور اہل بیت سے خصوصیت سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض رشتوں کے نتیجے میں بعض خاندان خصوصیت کے ساتھ تنقید کا نشانہ بنتے ہیں اور ان کی رسمیں نسبتاً زیادہ آگے قدم بڑھا کر عام طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ اگر وہ ایک قدم بے پردگی کی طرف آگے بڑھیں تو لوگ دس قدم اس حوالے سے پھر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ذمہ داریاں مختلف ہیں اور پھر اس میں مخالف آنکھوں کا بھی تعلق ہے، معاند آنکھوں کا بھی تعلق ہے۔ وہ بدنتی سے ایسی عورتوں کو دیکھیں اور پھر موقع کی تلاش میں ہوں کہ ان کی عزت کو کسی طرح داغ لگائیں تاکہ ان سے تعلق رکھنے والوں کی عزت بھی مجروح ہو۔

یہ وہ مضمون ہے جس کے پیش نظر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور امہات المومنین کے لئے اور اہل بیت کے لئے خدا تعالیٰ نے نسبتاً سخت الفاظ میں پردہ بیان فرمایا ہے۔ لیکن وہاں بھی اس قسم کے برقع کا ذکر نہیں ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ غلط ہے۔ یہ ایک انداز تھا جسے اختیار کیا گیا۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسے تنہا اسلامی نمائندہ پردہ نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ کہیں گے تو اسلام کے آغاز میں جو مسلمان خواتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تربیت پاکر پردے کا نمونہ پیش کرتی تھیں ان میں برقع آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ تو کیا یہ نتیجہ نکلے گا کہ ان کو تو پردے کا علم نہیں تھا بعد میں ہندوستان اور پاکستان میں پردے کا حقیقی علم ہوا تو انہوں نے اس کی صحیح صورت پیش کی۔ اس لئے جب میں ایک بات بیان کرتا ہوں تو لازم ہے کہ اس کے سارے پہلو کھول کر آپ کے سامنے رکھوں تاکہ غلط فیصلے نہ کریں۔

یہ میں پھر دوبارہ اصرار کرتا ہوں کہ جن کو یہ پردہ ورثے میں ملا ہے اگر انہوں نے بے احتیاطی کی اور اسے یہ عذر رکھ کر اتار پھینکا کہ اسلام کے آغاز میں اس قسم کا برقع نہیں تھا تو وہ اپنے آپ کو بھی شدید نقصان پہنچائیں گی، اپنی نسلوں کو بھی شدید نقصان پہنچائیں گی اور ان کی نسلوں سے پردہ اٹھ جائے گا۔ اس لئے جس صورت حال میں کوئی انسان پکڑا جائے اس کے مطابق موزوں طریق اختیار کر کے اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس ایک لمبا سفر ہے۔ ایک وقت آئے گا بالآخر جب کہ جماعت احمدیہ کو ایک ہی قسم کا عالمی پردہ پیش کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔ جس میں پردے کی روح ہمیشہ پیش نظر رہے گی اور اسے ہی بنیادی اہمیت دی جائے گی۔

مگر جب میں مختلف پردوں پر تبصرہ کرتا ہوں تو اس سے ہرگز یہ نتیجہ نہ نکالیں اور پھر میرے حوالے دے کر اپنے نفس کی بھٹکی ہوئی خواہشات کی تسکین نہ کریں کہ انہوں نے کہہ دیا کہ یہ برقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں موجود نہیں تھا اس لئے اس کو اتار پھینکو۔ ہرگز میں نے یہ نہیں کہا، نہ میں اسے مناسب سمجھتا ہوں۔ پاکستان کے ماحول میں خصوصاً ان خاندانوں میں جو اقتصادی لحاظ سے اوپر کے مرتبے پر ہیں، اس قسم کی حرکت بڑی سخت نقصان دہ ہوگی۔ رفتہ رفتہ مزاج میں تعدیل پیدا کریں، اعتدال کے ساتھ ضرورت سے زیادہ سختیاں جھاڑنی شروع کریں لیکن جو قدم بھی اٹھائیں اس میں قرآن کریم کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ استعفاف کریں۔ نکلیں تو دعوت دیتی ہوئی نہ نکلیں، بلکہ نظروں کو جھٹکتی ہوئی، جو غلط نظریں ہیں ان کو دھتکارتی ہوئی، ان کی امیدوں پر پانی ڈالتی ہوئی جیسے اوس پڑ جاتی ہے کسی پر (ان معنوں میں پانی ڈالنے کا لفظ استعمال کر رہا ہوں) ان کو خواہش ہی پیدا نہ ہو۔ وہ سمجھیں یہ ہمارے لئے ہیں ہی نہیں، یہ اور قسم کی چیزیں ہیں۔ یہ روح اگر آپ قائم رکھیں تو پھر پردہ کچھ ڈھیلا ہونا شروع ہو جائے اس روایتی پردے سے جو آپ کو ورثے میں ملا ہے تو اس کا نقصان نہیں ہے بلکہ اس کا دوسری دنیا پر اچھا اثر پڑے گا اور وہاں پردے کی روح کو تقویت ملے گی۔

پس یہ سارے قصے عقل اور حکمت کے قصے ہیں۔ روح کو سمجھیں۔ بار بار یہی کہتا ہوں کہ روح کو سمجھیں اور روح کی حفاظت کریں اور آخری صورت روح کی حفاظت کی یہی ہے۔ آپ اپنے اوپر یقین اور اعتماد پیدا کریں کہ ہم جو بھی حرکت کر رہی ہیں جو بھی طریق اختیار کر رہی ہیں، یہ خدا سے دور لے جانے والا نہیں بلکہ خدا سے قریب لے جانے والا ہے۔ یہی راہنما اصول ہے جس اصول کے تابع دنیا میں جنت کی از سرنو تعمیر ہو سکتی ہے۔ شجرہ طیبہ کو اسی بنیادی اصول سے تقویت ملے گی کیونکہ اصول کہتے ہی جڑوں کو ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شجرہ طیبہ کی جڑیں تو دنیا ہی میں قائم ہیں ان سے الگ نہیں ہو سکتیں ان کو دنیا سے اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا جا سکتا مگر شاخوں کا رخ ہمیشہ آسمان کی طرف رہتا ہے، ہمیشہ اللہ کے قریب تر ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر ان کو رزق زمین سے نہیں ملتا بلکہ آسمان سے ملتا ہے۔ یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جس کے قیام کے لئے اسلامی پردہ تشکیل دیا گیا ہے اور جس کے نتیجے میں دنیا میں جنت قائم ہوگی۔

پس اس روح کو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ قرآن کن معنوں میں اس پردے کو قائم کرنا چاہتا ہے، کن معنوں میں آپ نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ یاد رکھیں پردہ خواہ کسی قسم کا بھی ہو جب آپ اسے ایک پرانے زمانے کی چیز سمجھ کر شرما کر اتارتی ہیں تو وہیں آپ کا دل داغ دار ہو جاتا ہے۔ وہیں آپ کی عزت بڑھتی نہیں بلکہ کمینگی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ Inferiority Complex ہے جو آپ کو کھا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے اگر آپ کوئی حرکت کرتی ہیں تو قطع نظر اس کے کہ وہ پردہ واقعتہً اسلامی تھا یا نہیں تھا آپ کا دل غیر اسلامی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسلامی سمجھتے ہوئے اسلامی قدروں سے روگردانی کرنا، ان سے شرما جانا یہ شکست کا پہلا قدم ہے جس کے بعد ہر دوسرا قدم شکست ہی کی طرف اٹھتا ہے۔

میں نے پہلے بھی مثال دی ہے کسی فخر کے طور پر نہیں بلکہ اپنے دل کی سچی آواز کو آپ کے سامنے رکھنے کے لئے کہ جب میں اپنی بیوی بچیوں کے ساتھ امریکہ وغیرہ دورے پر گیا جب کہ میری ایک خلیفہ کی حیثیت نہیں تھی۔ ایک عام. جماعت کے ایک فرد کی طرح ہی تھا، ابھی بھی ایک فرد ہی کی طرح ہوں لیکن مجھ پر کچھ زائد ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں، اس وقت جب میں نے دورہ کیا تو اپنی بیوی بچیوں کو اسی طرح کا پردہ کرایا کہ خود اعتماد رہیں۔ کوئی دعوت نہیں، کوئی پرواہ نہیں، غافلات کی طرح زندگی گزاریں۔ اور ڈھیلا کچھ پردہ ہو تو اتنا ہی ڈھیلا ہو جتنا پاکستان میں ڈھیلا ہوتا ہے۔ اگر سخت ہے تو اتنا ہی سخت ہو جتنا پاکستان میں ہوتا تھا۔ ملک کے بدلنے سے پردہ نہیں بدلے گا۔ اس بات سے ان کو ایک پیغام مل گیا، ان کو سمجھ آ گئی کہ اسلامی پردہ ایک عالمی چیز ہے، ہر عورت جس جگہ بھی کسی پردے کو اسلامی سمجھ کر ایک دفعہ اختیار کر لیتی ہے جگہ بدلنے سے، ماحول بدلنے سے، نوکریاں بدلنے سے، اعلیٰ درجے کی سوسائٹی میں جانے سے یا نہ جانے سے اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ اسی طرح قائم رہتا ہے۔

پس ایسا ہی ایک واقعہ اس سفر کے دوران پیش آیا جب ہم اپنی موٹر جو کرائے پر لی ہوئی تھی واپس کرنے کے لئے اس مرکز میں پہنچے جہاں بالآخر کاریں واپس کرنی تھیں تو میرے ساتھ میری بچی غالباً شوکی تھی، ایک ہی تھی غالباً، اس وقت باقیوں کو میں پیچھے جہاں بھی ہم نے رہنا تھا چھوڑ آیا تھا۔ اس عورت نے مجھ سے پوچھا یہ کس قسم کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ میں نے کہا اس سے پوچھو یہ قید ہوئی ہوئی ہے یا اپنے شوق سے۔ تو اس نے کہا میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں، بالکل پرواہ نہ کرو مجھے مزے ہیں۔ میں یہی وہاں بھی پاکستان میں بھی اسی طرح رہتی ہوں۔ اب وہاں خدا تعالیٰ نے اس کو ایک نصیحت کا سامان بنانا تھا۔ اچانک وہاں ایک پاکستانی عورت آ گئی، بڑی چنچل سی لڑکی اور بالکل بے پرد بلکہ بے پردے کچھ زیادہ اور اس نے آتے ہی کہا لو میری چابیاں پہلے مجھے فارغ کر دو۔ وہ سمجھی کہ پرانے زمانے کی عورت آئی ہوئی ہے ان سے زیادہ میری عزت ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے مجھے پہلے فارغ کر دو۔ اس نے کہا تمہیں پہلے فارغ کیوں کروں۔ جو پہلے آئے ہیں پہلے میں ان کو فارغ کروں گی۔ تھوڑی سی وہ بجھی لیکن پھر بھی اصرار کرتی رہی، نہیں نہیں مجھے جلدی ہے۔ اس نے کہا بالکل جلدی نہیں۔ مگر تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری ٹینکی میں کتنا پٹرول ہے۔ یہ اس نے اس لئے پوچھا کہ وہاں یہ دستور ہے کہ وہ جب کرائے کی کار لیتے ہیں تو بھری ہوئی ٹینکی لے کر جاتے ہیں۔ اور واپس آکر بھری ہوئی ٹینکی واپس کرنی ہے تاکہ پٹرول کے حساب کتاب کی بحث ہی نہ پڑے۔ تو اس نے کہا بھری ہوئی ٹینکی ہے۔ اس نے کہا اچھا ٹھہر جاؤ۔ مجھ سے پوچھا آپ کی ٹینکی؟ میں نے کہا بھری ہوئی ہے۔ اس نے کہا مجھے آپ پر اعتبار ہے، اس پر اعتبار نہیں۔ اس کے سامنے اس سے پوچھا کہ تم یہ بتاؤ کہ یہ بھی مسلمان ہیں تم بھی مسلمان ہو تم پردہ کیوں نہیں کر رہیں۔ اس نے کہا میں اپنے ملک میں تو کرتی ہوں یہاں آ گئی ہوں یہاں ماحول اور ہے۔ اس نے کہا بس اب مجھے سمجھ آ گئی ہے۔ تمہارا اسلام مقامی ہے ان کا اسلام عالمی ہے اور چونکہ تم نے یہ حرکت کی ہے مجھے تم پر یقین ہی کوئی نہیں کہ تم نے سچ بولا ہے، چلو جا کے ٹینکی دیکھیں۔ دیکھا تو آدھے سے بھی کم پٹرول۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پر بھی اثر ڈالنا تھا کہ جو اسلامی قدروں کی ہر جگہ برابر حفاظت کرتے ہیں وہ سچے لوگ ہیں ان میں کوئی فریب نہیں ہے۔ وہ قابل اعتماد لوگ ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ ہمیں کم عزت دیتی عزت بڑھی اور یہی تجربہ میرا ہر جگہ کا برابر اسی طرح ہے۔

پردہ اگر لوگوں کی نظر سے بے پرواہ ہو کر اختیار کیا جائے، اللہ کی نظر کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے تو کچھ ڈھیلا بھی ہو تو کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں ہوتا۔ نیت پاک ہو، نیت اللہ کی خاطر ایک پردے کے اختیار کرنے کی ہو

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ

جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں، جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں سے کتنی محبت پھوٹی ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۹۶ء مطابق ۲۶ شہادت ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدرؔ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۲﴾ (سورہ ابراہیم: ۳۲)

آج چھبیس اپریل ہے اور چند دن پہلے شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ والے جو ہمارے سلسلے کے پرانے مبلغ رہے ہیں اور ساری عمر خدمت دین میں انہوں نے صرف کی ہے ان کو بہت سی باتیں ایسی ہیں جو یاد رہتی ہیں اور وقت پر یاد دلاتے بھی رہتے ہیں چنانچہ ان کا خط آیا کہ وہ ۲۶ اپریل کا دن طلوع ہونے والا ہے جو منحوس بھی تھا اور بہت مبارک بھی تھا۔ اور واقعہ یہی ہے کہ اس دن کی اس سے بہتر تعریف نہیں ہو سکتی کہ ایک ایسا منحوس دن طلوع ہوا جو بہت ہی مبارک ثابت ہوا مگر بیک وقت بعضوں کے لئے منحوس اور بعضوں کے لئے مبارک۔

آج جمعہ کا دن ہے اور چھبیس اپریل کا وہ دن ہے جب ۱۹۸۴ء کو ضیاء الحق پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر نے ایک ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعے جماعت احمدیہ کی آزادیاں چھینیں اور ان آزادیوں کی چوٹ آزادی ضمیر پر تھی۔ اصل میں پیغام حق سنانے پر ضربیں لگائی گئی تھیں۔ ہر ممکن کوشش کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعلان کرنے سے روک دیا جائے۔ اور زبان کی حد تک یہ پابندیاں نہیں لگائی گئیں بلکہ یہاں تک بھی اس آرڈیننس میں ان پابندیوں کو سخت کرنے اور احمدیوں کو جکڑنے کا خیال رکھا گیا کہ کوئی احمدی اپنی طرز سے بھی، اگر بولے نہ بھی محض اپنی طرز زندگی ہی سے مسلمان دکھائی دے تو یہ بھی اس کا جرم ہوگا تاکہ احمدیت کا اسلام سے تعلق کلیۃً ہر پہلو سے کلٹ دیا جائے صوتی لحاظ سے بھی اور تصویری لحاظ سے بھی۔ یہ اس آرڈیننس کا آخری مقصد تھا۔ اور اس کے بعد جو حالات رونما ہوئے ہیں اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے منحوس دن ثابت ہوا ہے۔ اس دن کے بعد پھر پاکستان کی ساری برکتیں ایک ایک کر کے اٹھائی گئیں۔ ہر اچھی بات پاکستان سے رخصت ہوئی جیسے پرندہ گھونسلے کو چھوڑ دیتا ہے ویسے ہی ہر نیکی، ہر خوبی، ہر اعلیٰ قدر پاکستان کو چھوڑنے لگی۔ اور اب وہ فسادات کا ایک ایسا اکھاڑہ بن گیا ہے کہ نہ دوست کو دوست پر اعتبار رہا ہے نہ دشمن سے کسی خیر، کسی انسانی قدر کی کوئی دور کی توقع بھی کی جا سکتی ہے۔ کوئی قانون حائل نہیں رہا، کوئی انسانی قدر کا ضابطہ حیات ایسا نہیں جو پاکستان کے عوام کو دوسرے عوام کے حقوق سلب کرنے سے باز رکھ سکے۔ ہر ایک کی کوشش ہے اور کھلی کوشش ہے ایک انگریزی محاورہ ہے "FREE FOR ALL" اب آئے دن اخباروں میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ حکومت کی غنڈہ گردی ہے یا عوام کی غنڈہ گردی ہے یا کسی سیاسی پارٹی کی غنڈہ گردی ہے یا بعض مفاد پرستوں کی غنڈہ گردی ہے کسی نہ کسی ایک کی غنڈہ گردی کے الزام تو آپ کو ملتے ہیں اور حقیقت میں اس کے دفاع میں کبھی بھی کوئی قطعی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ سب کی ہے، سارے ملوث ہیں "FREE FOR ALL" ہے۔ اور مظالم کی داستان ایسی بھیانک ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچوں پر مظالم، ناموس کی حفاظت کرنے والے اداروں کا غریبوں اور بے کسوں کی ناموس سے کھل کھیلنا اور ایسے ظالمانہ طریق پر ان کی عصمتوں کو پامال کرنا کہ دنیا کے کسی ملک میں جہاں جنگ جاری نہ ہو عام امن کے حالات ہوں ایسے واقعات آپ کو دکھائی نہیں دیں گے۔ ساری دنیا کے جغرافیے پر نظر ڈال کر دیکھ لیں اس طرح آئے دن ان اداروں کی طرف سے جو اس بات پر مامور ہیں کہ وہ انسانوں کی عزت، مال، جان، مکان کی حفاظت کریں گے ان کی طرف سے عزت، جان، مال اور مکان پر ایسے حملے ہو رہے ہوں بلکہ ان سے بڑھ کر معصوم عورتوں کی ناموس پر ایسے حملے ہو رہے ہوں کہ کھلم کھلا بازاروں اور گلیوں میں شیطانی ناچ ناچے جائیں اور کوئی نہ ہو جو ان کو روک سکے۔ یہ ساری نحوستیں اس دن کی نحوستیں ہیں اور مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ کوئی تحریک ان کو روک نہیں سکتی، کوئی عدالتی کوشش ان کو روک نہیں سکتی، کوئی قانونی کوشش ان کو روک نہیں سکتی، کوئی سیاسی پروگرام ان بدبختیوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ایسے انسان، ایسے بدبخت دل کی کمائی ہوئی بدبختیاں ہیں جس نے خدا کی ناراضگی مول لی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی قوم کی قوم مول لے لے، صرف ایک شخص نہیں اس کی متابعت میں ساری قوم قبول کر لے تو اس کو پھر کوئی بچانے والا نہیں۔

پس آج کے دن سب سے پہلی جو تنبیہ ہے اور ضروری ہے کہ اس تنبیہ کو بار بار دہرایا جائے وہ یہی ہے کہ میں اس اپنی قوم کو متنبہ کرتا ہوں، ان کے دانشوروں کو، جن میں کچھ دانش باقی ہے کہ غور کر کے دیکھیں تو سہی کہ ان سارے ظلموں کی جڑ ہے کہاں؟۔ ۲۶ اپریل کے دن جو منحوس فیصلہ ہوا ہے ان تمام نحوستوں کی جڑ اس فیصلے میں ہے۔ اور اس کا ایک قطعی ثبوت یہ بھی ہے کہ جس نے خدا کے نام پر اور اسلام کی محبت کا دعویٰ کر کے اور ایک خادم اسلام کا روپ دھار کر یہ کارروائی کی خدا کی تقدیر نے اس کے پرخچے اڑا دیئے اس کی خاک اڑ گئی اس کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ ایک بھیانک آواز کے ساتھ وہ آسمان پر پھٹا ہے اور اس کے جسم کا ذرہ ذرہ خاک میں مل کر بگولوں کی نظر ہو گیا۔ ایک جبڑے کا نشان ہے مگر وہ بھی مصنوعی ہے جس کو ڈنچر کہتے ہیں اس کے سوا اس کا کوئی نشان باقی نہیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں قربانیاں پیش کرنے والے، اپنے دین کے دفاع کے لئے عظیم کارنامے کرنے والوں کے ساتھ یہ سلوک کیا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی انگلی نے تو نشاندہی کر دی ہے، دکھا دیا ہے کون بدبخت تھا، کس کی نحوست ہے جو آج تک ساری قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ جب تک اس فیصلے کو تبدیل نہیں کرو گے تمہارے دن نہیں پھر سکتے۔ ناممکن ہے۔

مگر یہ ایک بابرکت دن بھی تھا اور اس کی برکتیں اسی آسمان سے نازل ہو رہی ہیں جس آسمان نے اس ظالم کی خاک اڑادی اور دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ ایم ٹی اے جسے ہم کہہ رہے ہیں یہ حقیقت میں وہ آسمان سے نازل ہونے والی برکتیں ہیں جو نور کی صورت میں اتریں اور اتر رہی ہیں اور تصویروں میں ڈھل رہی ہیں اور آوازوں میں ڈھل رہی ہیں اور دن بدن زمین کے کناروں تک یہ تصویریں اور یہ آوازیں پہنچتی چلی جا رہی ہیں۔ پہلے سے زیادہ عمدگی اور قوت کے ساتھ ان کے پہنچانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اور اب تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جیسا کہ یورپ میں چوبیس گھنٹے ایم ٹی اے کا نظام جاری ہوا اور ہر لمحہ جب بھی کوئی احمدی اپنا ٹیلی ویژن ON کرے گا یعنی کھولے گا اسے اسلام کی حمایت میں کوئی نہ کوئی آواز اٹھتی ہوئی دکھائی دے گی، کوئی نہ کوئی دینی پروگرام ضرور دکھائی دے گا۔

آج کے دن میں اہل پاکستان اور اہل ہندوستان اور اہل بنگلہ دیش اور دیگر ایشیائی ممالک کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ آج کے دن ایشیا کا پروگرام بھی چوبیس گھنٹے کا کیا جا چکا ہے۔ رات بارہ بجے جب کہ مغربی دستور کے مطابق جمعہ کا دن طلوع ہو رہا تھا وہ دن احمدیہ ایم ٹی اے کے چوبیس گھنٹے تک مشرق میں جاری رہنے کی خوشخبری لے کر طلوع ہوا ہے۔ یعنی سورج کے لحاظ سے طلوع نہیں بلکہ دن کے حساب کے لحاظ سے وہ دن چڑھا ہے عین بارہ بجے اور اس وقت سارے مشرق میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدی ایم ٹی اے کا پروگرام چوبیس گھنٹے کا ہو چکا ہے۔ جو اس وقت پاکستان میں میری آواز سن رہے ہیں یا ہندوستان میں یا بنگلہ دیش میں اس غلطی سے اپنے ٹیلی ویژن بند نہ کریں کہ ساڑھے تین گھنٹے میں یہ پروگرام ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔ اب رات کے جس حصے میں بھی چاہیں صبح کے جس لمحے میں بھی ان کے دل میں خواہش اٹھے صرف وہ اپنا سوئچ ON کریں اور ان کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائی دے رہے ہوں گے۔

امریکہ میں بھی یہ ہو چکا ہے اور ایک حصہ کچھ باقی ہے یعنی افریقہ کا وہ حصہ جس کے لئے ہمارا، جس کو کہتے ہیں عالمی نظام جس کے تحت افریقہ میں بھی اور باقی دیگر ممالک میں بھی یکساں آسمان سے نور کی بارش اترنی ہے اس میں ابھی کچھ تاخیر تھی اس وجہ سے افریقہ کو ہم نے ابھی شامل نہیں کیا۔ لیکن یہ جو کوشش کی گئی کہ عارضی طور پر افریقہ بھی شامل ہو جائے اس کے رستے میں کچھ روکیں پڑتی رہیں اور بالآخر یہی بات بہتر نظر آئی کہ افریقہ کو عارضی انتظام میں شامل نہ کیا جائے۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ

انشاء اللہ اس جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے آپ کو یہ خوش خبری بھی سنا سکوں گا کہ وہ عالمی نظام جس کو وہ گلوبل ٹرانسمشن کہتے ہیں یعنی ایسا TRONSPONDENT جو پورے گلوب پر اپنی روشنی پھینکتا ہے اور وہ ہے بھی اس موجودہ نظام سے بہت طاقتور، اس گلوبل نظام کے ذریعے یعنی کرۂ ارض پر یکساں نور اتارنے کے لئے جب انشاء اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے پاکستان اور ہندوستان میں دکھائی دے گی تو افریقہ کے ممالک میں بھی دکھائی دے گی اور آسٹریلیا میں بھی دکھائی دے گی اور جاپان میں بھی دکھائی دے گی، انڈونیشیا میں بھی بالکل صاف اور واضح طور پر دکھائی دے گی۔ غرضیکہ شاید ہی کوئی ایشیا یا افریقہ کا ملک ایسا رہ جائے جہاں وہ عام ڈش انٹینا پر صاف دکھائی نہ دے جہاں نہیں دے گی وہاں ذرا ڈش انٹینا کا سائز بڑا کرنے کی ضرورت ہوگی اور وہاں بھی وہ دکھائی دینے لگے گی۔

مگر اب تک جتنے بھی ایسے نظام جاری ہیں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو عطا کیا ہے وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس سے زیادہ طاقتور اور کوئی نظام موجود ہی نہیں ہے جو ہم لے سکتے۔ اور پھر آئندہ ساڑھے پانچ سال تک کا معاہدہ ہوچکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آئے دن کی یہ سر دردی کہ ٹرانسپانڈنٹ بدلا ہے یا سیٹلائیٹ بدلا ہے اس لئے اب اپنی ڈشوں کے رخ بدلیں اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ یہ نظام انشاء اللہ اس صدی کے آخر تک بھی چلے گا اور اگلی صدی کا پہلا حصہ بھی دیکھے گا۔ چنانچہ اگلی صدی میں دو سال تک بلکہ اڑھائی سال تک یہ نظام جاری رہے گا۔ تو اس لئے میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں اور سمجھا رہا ہوں کہ خدا کی تقدیر بعض دنوں کو بیک وقت منحوس بھی بناتی ہے اور بابرکت بھی بناتی ہے۔ اور ایک ہی دن کا منحوس ہونا، ایک ہی دن کا مبارک ہونا، بعضوں کے لئے منحوس ہونا، بعضوں کے لئے مبارک ہونا یہ صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے جس پہ انسان کا بس نہیں ہے، اسے کوئی اختیار حاصل نہیں۔ تقدیر ہی ایسے دن تراشا کرتی ہے۔ آسمان ہی سے وہ طاقتیں اترتی ہیں جو بعض گھروں اور بعض ملکوں پر نحوستیں بن کر اترتی ہیں اور بعض گھروں اور بعض ملکوں پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بن کر اترتی ہیں۔

> **بڑی بڑی حکومتیں ہیں، بڑے بڑے نظام جاری ہیں مگر چوبیس گھنٹے مسلسل ٹیلی ویژن جو چوبیس گھنٹے اللہ کا ذکر کرے، چوبیس گھنٹے دینی پروگرام پیش کرے اس کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی۔**

اب دیکھنے والے کی آنکھ ہے جیسا بھی دیکھے یہ نشان تو کھلے کھلے ہیں روز روشن کی طرح بات ظاہر ہوگئی ہے۔ مگر جس نے نہ دیکھنا ہو اس کی آنکھیں اندھی رہتی ہیں۔ دعا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نور بصیرت عطا فرمائے، دعا ہی ہے کہ اللہ ان کے دلوں کے تالے کھولے کیونکہ اس کے بغیر دیکھیں گے بھی تو اس کا فائدہ کوئی نہیں۔ سنیں گے بھی تو پیغام کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکیں گے۔ پس ایک تو یہ خوشخبری تھی جو میں نے آپ کو سنانی تھی۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ اب ہم پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور دیگر مشرقی ممالک میں چوبیس گھنٹے کا پہلا ٹیلی ویژن سٹیشن پیش کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی وہاں نہیں ہوا۔ بڑی بڑی حکومتیں ہیں، بڑے بڑے نظام جاری ہیں مگر چوبیس گھنٹے مسلسل ٹیلی ویژن جو چوبیس گھنٹے اللہ کا ذکر کرے، چوبیس گھنٹے دینی پروگرام پیش کرے اس کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

وہ سیٹلائیٹ کے ڈائریکٹر جن سے گفت و شنید ہو رہی تھی ان سے ہم نے درخواست کی تھی کہ ہمیں جو آپ نے وقت دیا ہے اس سے پہلے کردیں کیونکہ لوگوں کے شوق بڑے بڑھے ہوئے ہیں اور بھوک اتنی تیز ہوگئی ہے کہ اب ان سے برداشت نہیں ہوتا اور آئے دن خط ملتے ہیں کہ بس کرو، جلدی کرو اور جلدی کرو کب تک انتظار کراؤ گے۔ انہوں نے ایک خوشخبری یہ دی کہ یہ انتظام تو مکمل ہوگیا ہے اور دوسری خوشخبری یہ دی کہ وہ جو عالمی نظام تھا جس کو یہ کہتے تو ہیں کل کرے گا لیکن عالمی نظام سے مراد صرف اتنا ہے کہ ایک طرف کا نصف کرہ زمین پورے کا پورا اس نظام میں شامل ہو جاتا ہے۔ پس اس کی بھی ساتھ انہوں نے یہ خوشخبری دی اور کہا کہ مزید خوشخبری یہ ہے کہ آپ سے جو ہم نے وعدہ کیا تھا کہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو یہ پروگرام شروع کریں گے ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ غیر معمولی حالات میں ہمیں توفیق ملی ہے کہ ایک مہینہ پہلے شروع کر دیں گے۔ اب اس پر پیغام سننے والے نے کہا میں آپ کا بے حد ممنون ہوں بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے اتنی اچھی خبر سنائی مگر مجھے اپنے بڑے ڈائریکٹر کا پتہ دیں تاکہ میں ان کو شکریے کا خط لکھوں۔ انہوں نے جواب دیا شکریے کا خط ان کو کیوں لکھو گے، جو ہمیں دکھائی دے رہا ہے یہ تمہارے اللہ نے تمہارے لئے کیا ہے اس لئے شکریہ ادا کرنا ہے تو اپنے خدا کا کرو۔ ایک عیسائی جس کو دنیا میں بظاہر مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اس سے معمولی سا واسطہ جماعت کا ہے وہ بار بار ایسے نشان دیکھ رہا ہے کہ اس کا دل یقین سے بھر گیا ہے کہ اللہ اس جماعت کے ساتھ ہے۔ پس اس کی طرف سے یہ پیغام اتنا پیارا لگا کہ میری آنکھیں جذبہ تشکر سے لبریز ہوگئیں۔ دل تو تھا ہی آنکھوں سے امڈنے لگا کہ اللہ کی شان دیکھیں ایک عیسائی ڈائریکٹر امریکہ سے جہاں احمدیت کا کوئی خاص تعارف بھی نہیں ہے وہ اس موقع پر کہ ہم چاہتے ہیں اس کے بڑے ڈائریکٹر کا شکریہ ادا کریں ہمیں بتا رہا ہے کہ ڈائریکٹر وائریکٹر کی کوئی بات نہیں ہے اپنے اللہ کا شکریہ ادا کرو جو تمہاری حمایت کر رہا ہے غیر معمولی حالات میں یہ باتیں ہو رہی ہیں۔

پس آج ہی کے مبارک دن یہ خوشخبری بھی ہمیں ملی کہ خدا تعالیٰ دنیا کی آنکھیں کھول رہا ہے ان کو دکھا رہا ہے مگر "جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے" جن کو نظر آنا چاہئے ان کو نہیں دکھائی دے رہا بالکل اندھے کے اندھے بنے بیٹھے ہیں۔ پس آج کے دن میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور اپنے وطن کے لئے وہ جو پاکستانی ہیں دنیا میں جہاں بھی بستے ہوں پاکستان کی بقا کی خاطر ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہوش کی آنکھیں کھولے کیونکہ دن بدن یہ ملک اب ہلاکت ہی کی طرف بڑھ رہا ہے اور ان کو دکھائی نہیں دے رہا۔ ان کو پتہ نہیں لگ رہا کہ ہماری قوم کر کیا رہی ہے۔ اتنی مجرم ہو چکی ہے کہ نیکی، عدل، احسان کا تصور ہی اب اٹھ چکا ہے اور بے حیائی کے ساتھ عام باتیں ہوتی ہیں اس میں۔ اخباروں میں چرچے ہوتے ہیں اور کسی کو کچھ فکر نہیں۔ قاری صاحب ہیں قرآن کریم پڑھنے بچی آتی ہے اس کو اغوا کرکے دوڑے پھرتے ہیں ادھر ادھر اور واپس آکے جب لوگ پوچھتے ہیں کہ جناب قاری صاحب یہ کیا ہوا انہوں نے کہا کہ بس شیطان غالب آگیا اتنی سی بات ہے کچھ بھی نہیں کوئی ایسا بڑا واقعہ نہیں ہوا۔ یعنی ساری قوم پر ہی شیطان غالب آ رہا ہو تو وہاں ناموس رہے گی کیا۔ مگر اس دن کو میں اپنے ملک کے حالات کھولنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہتا وہ تو روز اخبار میں کھلتے ہی ہیں وہ پردہ دری جو خدا کر رہا ہے اس میں کسی مزید انسانی کوشش کی ضرورت نہیں ہے، دن بدن پردہ دری ہو رہی ہے اور دن بدن پردہ پوشی بھی ہو رہی ہے۔ یہ بھی ایک خدا تعالیٰ کی جاری تقدیر ہے کہ کہیں ستاری کے پردے ڈالتا ہے کہیں سے ستاری کے پردے اٹھالیتا ہے۔

اور یہ آیت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی اس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے "سراً و علانیۃً" کا۔ اس تعلق میں اس آیت کے ترجمے کے بعد میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس عظیم ایم ٹی اے کے عالمی نظام کے لئے جو مالی قربانی جماعت احمدیہ نے پیش کی ہے اور جس ولولے کے ساتھ آگے بڑھ بڑھ کر قربانی کی ہے اور جس تاکید کے ساتھ اپنے ناموں کو چھپانے کی درخواستیں کی ہیں اس کی بھی کوئی مثال آپ کو دنیا کے پردے پر کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ لوگ دس روپے کا نوٹ دیتے ہیں تو اونچا کرکے دکھا کے دیتے ہیں اور اگر کہیں کیمرہ ہو تو کیمرے کے سامنے اس کو کرتے ہیں کہ نظر آ جائے کہ اس نے دس روپے کا نوٹ پھینکا ہے اور لاکھ لاکھ ڈالر دینے والے بڑی منت سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ آپ چندہ ادا کردیں اور ہمیں مطلع کردیں بس یہی بہت کافی ہے۔ کسی کو پتہ نہ چلے کہ اس نے کیا دیا ہے۔ لاکھ لاکھ پاؤنڈ دینے والے دے کے چلے جاتے ہیں۔ مجھے ملتے ہیں مجھ سے بھی ذکر نہیں کرتے کہ یہ رقم ہم نے دین کی خاطر پیش کی ہے اور ہم آپ کو بتا دیں کہ ادائیگی کر چکے ہیں۔ بعد میں جب باقاعدہ عام رپورٹ ملتی ہے تو میں دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ ابھی کل پرسوں تو یہ لوگ مل کر گئے تھے کوئی اشارۃً بھی ذکر نہیں کیا اور کھاتوں میں دبی ہوئی یہ رپورٹ نظر آگئی ہے۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟۔

قرآن کریم نے اسی مضمون کو یہاں پیش فرمایا ہے "قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوٰۃ" تو کہہ دے کہ اے میرے بندو "الذین امنوا" وہ لوگ جو ایمان لائے ہو "یقیموا الصلوٰۃ و ینفقوا مما رزقنھم" نماز کو قائم کرو اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے "سراً و علانیۃً" چھپ چھپ کر اور ظاہری طور پر بھی "من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ و لا خلٰل" اس دن سے پہلے جس دن سب سودے بند ہو چکے ہوں گے۔ تجارتوں کے دفتروں کو تالے لگ جائیں گے۔ جیسے چھٹی کا دن آ جاتا ہے اور بینک بند ہو جاتے ہیں وہی نقشہ اللہ تعالیٰ کھینچ رہا ہے کہ جو کچھ کرنا ہے اس دن سے پہلے پہلے کرلو جب بینکوں کے دروازے مقفل ہو جائیں گے جب خدا کی راہ میں پھر کوئی تجارت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور کیسے خرچ کرو؟ مخفی ہاتھ کے ساتھ بھی اور کھلم کھلا بھی، چھپ کر بھی اور علانیہ بھی۔

پس ایم ٹی اے کا نظام جو خاموش کہانی بتا رہا ہے ایک یہ کہانی بھی ہے کہ آج بھی خدا کے وہ بندے ہیں اور کثرت کے ساتھ ہیں اور دنیا کے ہر خطے میں ہیں جنہوں نے اتنا بڑا مالی بوجھ اٹھایا ہے مگر ایک آواز بلند نہیں کی کہ ہم ہیں جو یہ چندے دے رہے ہیں۔ ایک فہرست شائع نہیں ہوئی، ایک اعلان نہیں کیا گیا اور اس کے باوجود مسلسل وعدے آتے چلے جاتے ہیں، قربانیاں پیش ہوتی چلی جاتی ہیں، عورتیں ہاتھوں سے زیور اتارتی ہیں، گلوں کے زیور نوچ پھینکتی ہیں اور خدا کی راہ میں پیش کرتی ہیں کہ ہمیں ان میں اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اور کوئی شور نہیں، کوئی مطالبہ نہیں بلکہ تاکید ہے کہ خاموش رہیں۔ وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ بندے پیدا ہوگئے ہیں جن کی خدا نے اس قرآن کریم میں یہ خوشخبری دی تھی اور محمد رسول اللہ کو فرمایا تھا کہ اے محمدؐ ان سے کہہ دو اے میرے بندو "یا عباداللہ" نہیں فرمایا "عبادی" فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی عظیم تفسیر فرمائی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک عجیب مرتبہ ہے خدا کی کامل نمائندگی کا حق آپ کو دیا گیا اور چونکہ تمام عبادت کے حق، تمام عبادت کے اسلوب بنی نوع انسان نے آپؐ سے سیکھے اس لئے خدا کی نمائندگی میں کہتے ہیں اے عبادی۔ "یا عبادی" اے میرے بندو۔ محمد مصطفیٰؐ کی سنت پر چل کر ان کے بندے بنو گے تو خدا کے بندے بنو گے یہ اس میں پیغام ہے اور دوسرا یہ پیغام بھی ہے کہ اگر میری غلامی اختیار کرتے ہو تو میں تو ایسا ہوں کہ خدا کی راہ میں سراً بھی خرچ کرتا ہوں علانیہ بھی کرتا ہوں، دن کو بھی کرتا ہوں

رات کو بھی کرتا ہوں، مقصد اللہ ہے اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ تم بھی اپنی قربانیوں کو یہ رنگ دے دو پھر تم میرے عباد کہلاؤ گے

جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی قوم کی قوم مول لے لے، صرف ایک شخص نہیں اس کی متابعت میں ساری قوم قبول کرلے تو اس کو پھر کوئی بچانے والا نہیں۔

پس اس آیت کا مضمون آج سب دنیا پر حیرت انگیز صداقت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی قربانی کی صورت میں پیش ہو رہا ہے اب یہ ماضی کی باتیں نہیں رہیں آج بھی محمد رسول اللہ کے ایسے عباد ہیں جو آپ کے نقش قدم پر چل کر وہ رنگ سیکھ گئے ہیں جو آپؐ کے رنگ تھے۔ آج بھی کروڑہا کی قربانیاں پیش کرنے والے ایسے خاموش ہیں کہ ان کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی مگر سارے عالم میں اللہ اور محمدؐ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ یہ وہ قربانی کا رنگ ہے جو اسلام نے ہمیں سکھایا۔ پس اس سے زیادہ پیارا، اس سے زیادہ عظیم، اس سے زیادہ دائمی حسن والا مذہب اور کوئی دنیا میں نہیں ہے جو ہر وقت، ہر زمانے میں اپنے پھل دیتا ہے اور محض تاریخی قصوں کے طور پر اپنی عظمتیں بیان نہیں کرتا مستقبل کے متعلق بھی بتاتا ہے کہ ایسا ہوگا آخرین میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوں گے اور ہو جاتے ہیں۔

اس مضمون کے تعلق میں میں آپ کو اب یہ بھی سمجھانا چاہتا ہوں کہ خدا کی خاطر خرچ کرنا اور خاموش رہنا یہ آتا کیسے ہے اور کیسے اس اعلیٰ قدر کی حفاظت کی جانی چاہیئے وہ کیا کرنا چاہئے جس کے نتیجے میں ہماری یہ صفت دائمی ہو جائے اور اس میں پھر کوئی تزلزل نہ آئے۔ سوال یہ ہے کہ جب بھی کوئی انسان اپنے عزیز مال کو کسی بات پر خرچ کرتا ہے تو کوئی مقصد اس کے پیش نظر ہوتا ہے۔ صرف پاگل ہے جو اسے پھینکتا ہے ورنہ کوئی ادنیٰ سودا کرتا ہے کوئی اعلیٰ سودا کرتا ہے کوئی کم قیمت لے لیتا ہے کوئی زیادہ قیمت لے لیتا ہے مگر قیمت کے بغیر انسان مال خرچ نہیں کرتا۔ ہاں ایک قیمت ہے جو تحفے کا رنگ رکھتی ہے وہ قیمت ہے جس میں محبت ملتی ہے اور کوئی مادی چیز ہاتھ نہیں بدلتی ورنہ تجارتوں میں ورنہ دوسرے سودوں میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی مادی قدر ہے جو روپے خرچ کرنے کے بدلے میں ملتی ہے آپ کہیں گے ٹیکس جب ہم دیتے ہیں تو کیا قدر ملتی ہے جب ٹیکس دیتے ہیں تو ساری قوم کی طرف سے جو تحفظ ملتا ہے جو بنی نوع انسان کے فائدے کے، رفاہ عامہ کے کام کئے جاتے ہیں ملکوں میں جو حفاظت کا نظام قائم ہے فوج اور پولیس کے ذریعے اور عدلیہ کے ذریعے ان کے پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ وہی جو ہم ٹیکس دیتے ہیں اس کی قیمت ہے۔ پس یہ وہم ہے کہ ہم بغیر قیمت کے اپنا روپیہ پھینک سکتے ہیں سوائے ایک سودے کے جو محبت کا سودا ہے جو عشق کا سودا ہے۔ اور اگر محبت اور عشق کا سودا خدا سے ہے تو پھر دنیا کو دکھانے کا کوئی تصور بھی ذہن میں نہیں آنا چاہیئے، نہ آسکتا ہے۔ کیونکہ وہ محبت کا تحفہ جو دنیا کو دکھاکر دیا جائے جس کو پیش کیا جاتا ہے اس کے ہاں قبول کے لائق ہی نہیں رہتا، اسے رد کر دیتا ہے۔ کیونکہ ایک چیز کی آپ دو مختلف سمتوں سے قیمت وصول نہیں کر سکتے۔ جس کو بیچا ہے اس سے قیمت وصول کر سکتے ہیں لیکن اردگرد کھڑے ہوئے گاہکوں سے آپ اس کی قیمت وصول کر لیں اور بیچیں کسی اور کو یہ ناممکن ہے۔ پس جب بھی آپ خدا کی راہ میں چندہ دیتے ہیں تو یاد رکھیں یہ چندہ اگر خدا کی خاطر اور اس کی محبت کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا تو آپ کا مال ضائع ہوگیا۔ یہ ایک ایسا سودا ہے جو پاگل کا سودا ہے اس نے روپیہ پھینکا اور اس کے بدلے میں اسے کوئی قدر بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اسی لئے قرآن کریم ایسے لوگوں کو سب سے زیادہ گھاٹا پانے والا بیان فرماتا ہے۔ بڑے بے وقوف لوگ ہیں، جس کے مونہہ کی خاطر یہ قربانی کی وہ مونہہ تو جیتا نہیں۔ اس مونہہ کا فیض تو پایا نہیں اور دنیا کی نظر میں وہ مال دکھاکر ان سے کچھ بھی ان کو نہ ملا سوائے اس کے کہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم قابل تعریف ہوگئے مگر یہ بھول جاتا ہے کہ دکھاوا کرنے والا کبھی بھی قابل تعریف نہیں ہوتا۔

یہ عجیب بات ہے خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں ایک ایسا قانون بنا دیا ہے کہ دکھاوے کرنے والے کو کبھی بھی کوئی جزا نہیں ملتی کیونکہ وہ لوگ جو دکھاوے کو دیکھتے ہیں دکھاوے کو سمجھتے بھی ہیں۔ اور جہاں دل میں یہ شک گزرا کہ کوئی دکھاوا کر رہا ہے وہاں اس کی پہلی عزت، پہلی قدر و منزلت بھی دل سے اتر جاتی ہے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ وہ بے وقوفی میں سمجھ رہا ہے کہ میں نے اپنی بڑی شان کمائی ہے آج میں نے لوگوں کو دکھا کر ایک حزار روپیہ خدا کی راہ میں پھینکا اور لوگ جو ہیں وہ مونہہ دوسری طرف کرکے یا ہنستے ہیں یا حقارت سے دیکھ رہے ہوتے ہیں یا گھروں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں بڑا بے وقوف آدمی ہے یہ بھی کوئی طریق ہے چندہ دینے کا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ ریاکاری ہے، دکھاوا ہے، دنیا کے کھیل ہیں اس سے زیادہ کوئی بھی حقیقت نہیں۔ پس نہ دنیا کمائی جاتی ہے نہ دین کمایاں جاتا ہے نہ انسان کی محبت جیتتا ہے ایسا شخص نہ اللہ کی محبت حاصل کرتا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یہ مصرعہ ہے جو ایسے لوگوں کے حال پر صادق آتا ہے پس اللہ تعالیٰ بار بار قرآن کریم میں سراً کے ساتھ علانیہ کا بھی ذکر فرماتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر سراً ہی ضروری ہے اور اس قدر کی حفاظت کے لئے لازم ہے کہ ہم چھپا کر پیش کریں تاکہ ہمیں یقین رہے کہ خدا دیکھ رہا ہے اور یہی کافی ہے۔ اگر اس یقین سے ہمارے دل سرور سے بھر جاتے ہیں تو پھر ہمیں علانیہ کا حق ہے ورنہ نہیں اگر ہمارے مخفی ہاتھ کی قربانی ہمیں پوری لذت عطا نہیں کرتی بلکہ خلا سا محسوس کرتے ہیں تو پھر اگر ہم نے علانیہ قربانی کی تو مخفی قربانی میں جتنا نیکی کا حصہ تھا وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ علانیہ پھر جیت جائے گا وہ نیت کے اندر ایک بیماری کا کیڑا ہے جو بالآخر نیت کو کھا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے "سراً" کو اس لئے پہلے رکھا ہے اور "علانیہ" کو اس لئے بعد رکھا ہے کہ یاد رکھو مخفی قربانی اصل ہے۔ خدا کی خاطر، صرف خدا کی خاطر قربانی کرو کوئی اور دیکھے نہ دیکھے تمہاری بلا سے کوڑی کا بھی فرق نہ پڑتا ہو۔ ہاں کبھی یہ فرق ضرور پڑ جائے کہ دیکھے تو تمہیں تکلیف محسوس ہو، کسی کو علم ہو تو تم بے چینی محسوس کرو۔ یہ سراً کی قربانی ہے۔ اور ایسی قربانی کرنے والوں کی علانیہ قربانی ہر خطرے سے محفوظ ہو جاتی ہے بلکہ بعض زائد فائدے اپنے اندر رکھتی ہے۔ پھر ایسے لوگ جو کمزور ہیں جن کو پتہ نہیں کہ لوگ بڑھ بڑھ کر کیسی قربانی کر رہے ہیں ان کے اندر جو استباق کی روح ہے وہ بیدار نہیں ہوتی۔

علانیہ کے نتیجے میں دو باتیں پیدا ہو سکتی ہیں اول دکھاوے کی خاطر قربانیاں کرنا۔ اس کو تو خدا رد ہی کر چکا ہے جب سراً کا ذکر پہلے کر دیا تو دکھاوے کا دور کا بھی تصور اس آیت کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔ پھر علانیہ کا دوسرا فائدہ کیا ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کا جو حکم قرآن کریم نے دیا ہے وہ حکم انسان کو جھنجوڑ کے جگا دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے میں تو غفلت میں پڑا رہا، میرا فلاں بھائی خدا کی راہ میں اتنا آگے بڑھ گیا۔ اس نے یہ قربانی پیش کردی وہ قربانی پیش کردی۔ تو دکھاوے کی خاطر نہیں بلکہ اپنی سابقہ سستی اور غفلت کے ازالے کی خاطر ایسا شخص بیدار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے لوگ پیدا ہونے لگتے ہیں کہ جب وہ بیدار ہوتے ہیں تو پھر دکھاوے کی خاطر علانیہ قربانی سے بات شروع نہیں کرتے بلکہ مخفی قربانی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مخفی قربانی میں لذت پاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو پھر خدا بعد میں علانیہ کی بھی توفیق بخشتا ہے۔ مگر اگر اعلان ہی نہ ہو، اگر پتہ ہی نہ ہو کہ قوم میں کیسے کیسے قربانی کے مظاہرے ہو رہے ہیں تو قوم کا ایک بڑا حصہ اپنی لاعلمی اور غفلت میں سویا رہے گا اور اسے خدا کی راہ میں قربانی پیش کرنے کی تحریک ہی نہیں ہوگی۔

یہ وہ حکمت ہے جس کے پیش نظر قرآن کریم نے "سراً" کے ساتھ "علانیہ" کا مضمون لگایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے ایسا کیا۔ قل یعبادی میں یہ مضمون ہے کہ محمد رسول اللہ اعلان کریں لوگوں میں کہ اے میرے بندو میں اس طرح کرتا ہوں تم بھی ایسا کرو۔ عبادی کہہ کر میں ایسے کرتا ہوں کا مضمون بیچ میں شامل کردیا۔ تم نے مجھے آقا مانا ہے، مجھے ملک بنا بیٹھے ہو۔ اپنا سب کچھ میرے سپرد کردیا ہے میرے ہاتھ پر اپنی ہر چیز کا سودا کرلیا ہے تو پھر جیسے میں کرتا ہوں ویسا تم بھی تو کرو۔ میں ایمان لایا خدا پر، نماز کے حق کو قائم کیا اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہوں مخفی طور پر بھی اور کھلے طور پر بھی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا ایک مخفی ہاتھ تھا اور وہ ایسا مخفی ہاتھ تھا کہ حدیثوں میں اس کا ذکر تک نہیں ملتا کیسے وہ ہاتھ چلتا تھا، سوائے اللہ کے کسی کو خبر نہیں۔ لیکن اگر وہ کھلا ہاتھ لوگوں کے سامنے نہ آتا تو صحابہ کی کثیر جماعت قربانیوں سے محروم رہ جاتی۔ وہ ہاتھ جو آج تک ہمیں دعوت فکر دے رہا ہے اور قربانی کی دعوتیں دے رہا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہمیں بلاوے بھیجتا ہے۔ اکثر وہ کھلا ہاتھ ہے جو ہمیں دکھائی دے رہا ہے اور نبوت سے پہلے بھی آپؐ کا کھلا ہاتھ اسی طرح چلتا تھا۔

حضرت خدیجہؓ سے جب آپؐ کا عقد ہوا ہے تو جو کچھ دولت حضرت خدیجہؓ کی تھی وہ آپؐ نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے قدموں میں ڈال دی اپنے لئے کچھ بھی نہیں رکھا۔ اور جو کچھ آپؐ نے حاصل کیا وہ تمام تر ضرورت مندوں اور غرباء میں تقسیم کردیا اور نہ اپنے پاس کچھ رہنے دیا نہ خدیجہؓ کے ہاتھ میں کچھ رہنے دیا۔ ہاں وہ فن تجارت تھا جو وقتاً فوقتاً دولت کمانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ نے پھر اور برکتیں ڈالیں مگر یہ ایک علانیہ خرچ تھا یہ کوئی بندھا ہوا چھپا ہوا خرچ نہیں تھا۔ یہ وہ خرچ ہے جس کی یاد آج تک دلوں کو کسمساتی رہتی ہے، اس کے اندر مزید قربانیوں کی تحریک پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جو کھلا ہاتھ چلتا تھا جس کا ذکر رمضان کے مہینے کے خطبات میں میں نے کیا صحابہ کہتے ہیں اس طرح خرچ کرتے تھے جیسے ایک تیز چلنے والی ہوا آندھی بن جائے۔ بہت ہی حیرت انگیز قربانیاں، مالی قربانیوں کے نمونے آپ دکھایا کرتے تھے لیکن دکھاتے تھے خدا کی خاطر، بندے کی خاطر نہیں۔ آپؐ کا دل "سر" میں تھا اسی لئے راتوں کا اکثر حصہ جاگتے تھے جب کوئی آنکھ آپؐ کو نہیں دیکھ رہی ہوتی تھی۔ پس "سر" کا ذکر نماز کے بعد کرنا ایک یہ بھی معنے رکھتا ہے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر۔ حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ ۔ پاکستان ۔ فون ۔ 649-04524

اول تو عبادت کو ویسے ہی انفاق سے پہلے کا حق ہے یعنی مرتبہ اس کا ایسا ہے کہ انفاق سے پہلے ہی اس کا بیان ہونا چاہئے تھا مگر جس کی عبادتیں ایسی ہوں کہ جو "سراً" بھی ہوں اور "علانیۃً" بھی ہوں راتوں کو اٹھ کر بھی ہوں اور دن کی روشنی میں بھی ہوں اس کو حقیقت میں انفاق فی سبیل اللہ کا سلیقہ بھی "سراً و علانیۃً" آتا ہے اور وہ کر سکتا ہے۔ جس کی نمازیں صرف دکھاوے کی ہوں وہ بےچارہ کہاں خدا کی راہ میں مخفی خرچ کر سکے گا۔ پس جس نے اپنی راتوں کو چھپ کے جگایا ہو اس کی مخفی قربانی واقعۃً خدا کی خاطر ہے۔ اور کسی سوچ و بچار، کسی منطقی فارمولے کا نتیجہ نہیں بلکہ دل کا کاروبار ہے۔ اور یہ بھی ایک خاص بات قابل توجہ ہے کہ محبت کے کاروبار اپنے اندر اخفاء رکھتے ہیں اور اخفاء کو پسند کرتے ہیں۔ پس ایسا تحفہ کسی کو دیا جائے کہ کسی دوسرے کو کانوں کان خبر نہ ہو اور اس کی رضا انسان جیت جائے اور کسی کو پتہ ہی نہ ہو کہ کیسے جیتی گئی۔ یہ محبت ہی کا کرشمہ ہے، اس کے بغیر ہو نہیں سکتا۔

پس یہ وہ بات ہے جو میں آج آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، دل نشین کروانا چاہتا ہوں اس کو کبھی نہ بھولیں ورنہ یہ ہمارے اطوار یہ اعلیٰ نمونے جو خدا نے ہمیں عطا کئے ہیں یہ رفتہ رفتہ ہمارے ہاتھوں سے ضائع ہو جائیں گے۔ جو بھی مالی قربانی کرتے ہیں اللہ کی محبت کے نتیجے میں کریں، محض ذمہ داری ادا کرنے کی خاطر نہیں یا محض ثواب حاصل کرنے کی خاطر نہیں۔ ایک انفاق فی سبیل اللہ ثواب کی خاطر بھی ہوتا ہے۔ اس انفاق فی سبیل اللہ کو اللہ تعالیٰ تجارت کہہ کر بیان فرماتا ہے "ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم" وہ تجارت کے سودے ہیں جس میں یہ سودا ہے کہ عذاب الیم سے بچایا جائے اور اس میں انسان غور کرتا ہے فکر کرتا ہے کہتا ہے دیکھو خدا کی خاطر قربانی کا وقت ہے میرے گناہ بخشے جائیں گے میری کمزوریاں دور ہوں گی۔ کئی قسم کے ایسے ذہن میں مفادات رکھتا ہے جن کو قربانی سے وابستہ کرتا ہے یہ ہے تو تجارت ہی مگر مقبول تجارت ہے وہ تجارت ہے جسے اللہ محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

وہ لطف جو خدا کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اس کے اندر ایک ازلیت پائی جاتی ہے۔ وہ نہ ختم ہونے والا ہے۔

مگر جس سودے کی بات میں کر رہا ہوں وہ خالصتاً محبت کا سودا ہے جیسے مائیں اپنے بچوں کے لئے کرتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض عاشق اپنے محبوبوں کے لئے کرتے ہیں ان کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ دنیا میں کسی کو علم ہوا ہے کہ نہیں ہوا۔ ہاں یہ فکر ہوتا ہے کسی اور کو علم نہ ہو جائے۔ پس یہ محبت کا سودا ہے جو خدا سے کریں تو پھر آپ کو "سراً" قربانی کا لطف عطا ہوگا اور یہ لطف آپ کو ہمیشہ کے لئے ایسی قربانی کا ADICT کر دے گا۔ اس کا ایسا عادی بنا دے گا کہ اس نشے سے پھر آپ کو چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔ پس خدا کے لئے جو کچھ بھی کریں اس کی محبت میں کریں۔ اور اگر محبت کا جذبہ اس وقت موجزن نہیں ہوتا تو فکر کریں کہ آپ کی قربانی کو دوام کیسے ملے گا۔ اس کے لئے ایک دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے اسے آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ عربی زبان میں تو سب کے لئے بلکہ اکثر کے لئے یاد کرنا مشکل ہے مگر مضمون اس کا اتنا سادہ سا، پیارا سا ہے کہ ہر شخص کو وہ اپنی زبان میں آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ اے خدا مجھے اپنی محبت عطا کر۔ ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت مجھے تیری طرف لے جائے، ان لوگوں کی محبت عطا کر جن سے تو محبت کرتا ہے، ان چیزوں کی محبت عطا کر جو مجھے تیری محبت کی طرف کھینچ لے جائیں اور ایسی محبت عطا کر کہ شدید پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو لطف آتا ہے مجھے اس سے زیادہ تیری محبت میں لطف آنے لگے۔ یہ دعا اگر آپ کریں گے تو وہ چیز جو بظاہر ہمارے ہاتھ میں نہیں، ہمارے بس میں نہیں ہے وہ ممکن ہو جاتی ہے۔ پھر انسان ایک نئی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو مذہب پر محبت کے نتیجے میں عمل کرتا ہے وہی ہے جو بقا اختیار کر جاتا ہے۔ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی دوسری دنیا کا انسان بن جاتا ہے اور اسے کوئی خطرہ نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر "الآ ان اولیآء اللہ" کر کے فرمایا ہے "لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون" کچھ لوگ ہیں جو خدا کی خاطر استقامت دکھاتے ہیں ان کا ذکر الگ فرمایا ہے وہاں بھی "لا خوف" اور "لا حزن" کی بات ہے مگر اس آیت کی شان ہی الگ ہے فرماتا ہے "الآ ان اولیآء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون" خبردار سنو جو اللہ کے دوست بن جاتے ہیں ان کو کوئی غم نہیں کوئی حزن نہیں ان سب باتوں سے بالا ہو جاتے ہیں۔

پس محبت کی قربانی سے بہتر کوئی دنیا میں قربانی نہیں سب سے محفوظ قربانی یہ ہے اور یہی وہ قربانی ہے جو اس دنیا سے اس دنیا میں منتقل ہونے کا اول حق رکھتی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ وہ دن آنے والا ہے جب کہ یہ دفتر بند ہو جائیں گے۔ یہ قربانیوں کے سلسلے، یہ خدا کی خاطر خرچ کرنا چند روزہ زندگی ہی کے لئے ہے اس کے بعد یہ سب سلسلے ختم ہیں۔ اس سے پہلے پہلے کر لو اور خدا کو راضی کر لو خدا سے وہ محبت کے سودے کرو جو پھر ہمیشہ ہمیش تمہارے کام آئیں گے کوئی دنیا کا کھاتہ اس دنیا میں تبدیل نہیں ہو سکتا مگر یہ کھاتہ جس کا قرآن کریم ذکر فرما رہا ہے ضرور تبدیل ہوگا۔ پس اس نقطہ نظر سے جب آپ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو وہ خرچ کرنا ایک عجیب لطف پیدا کرتا ہے اس خرچ میں قطعاً ذرہ بھی دل پر بوجھ نہیں پڑتا بلکہ حیرت انگیز سرور پیدا ہوتا ہے اور انسان اس دنیا میں دوام کے لمحات حاصل کر لیتا ہے۔ اسے ازل کا مزہ آنے لگتا ہے کہ ازل ہوتی کیا ہے۔

وہ لطف جو خدا کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اس کے اندر ایک ازلیت پائی جاتی ہے۔ وہ نہ ختم ہونے والا ہے، ہمیشہ ہمیش کا ساتھ دینے والا ہے۔ پس اس پہلو سے آپ جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں ان میں اور نکھار پیدا کر لیں۔ کرتے تو خدا ہی کی خاطر ہیں اگر خدا کی خاطر نہ کرتے تو شور پڑتا اور ایم۔ٹی۔اے اس بات کے لئے وقف رہتی کہ فلاں نے اتنے روپے دیدیئے اللہ اکبر فلاں نے اتنے روپے دے دیئے اللہ اکبر۔ اشارۃً بھی کسی کا نام نہیں لیا جا رہا۔ ان کا ذکر ہی نہیں وہ فہرست ہی موجود نہیں۔ ہاں اللہ اکبر کے نعرے ہیں جو بلند ہو رہے ہیں۔ اس لئے کرتے تو آپ خدا کی خاطر ہیں مگر خدا کی خاطر جو کچھ بھی کرتے ہیں اس میں نئے رنگ بھرے جا سکتے ہیں، اسے نئے حسن کے ساتھ نکھارا جا سکتا ہے اور یہ وہ حسن کا طریق ہے جو محسن بننے کا طریق ہے جو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اپنے اپنے رنگ میں، اپنی اپنی مالی قربانیوں یا خدا کی خاطر جو وقت آپ خرچ کرتے ہیں اس پر بھی آپ نگاہ رکھیں تو اپنے نفس کا یہ امتحان لیتے رہیں کہ اس کے نتیجے میں آپ کو کتنا سرور حاصل ہوا ہے۔ بوجھ پڑا تھا یا مزہ آیا تھا۔ اور اگر مزہ آیا تھا تو محبت کے بغیر آ نہیں سکتا۔ پھر خدا کے فضل سے آپ کو کم سے کم آشنائی ہو گئی ہے اس طریق کی۔ اور اگر بوجھ پڑتا ہے اور طبیعت میں ایک قسم کی فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ کب تک میں یہ کام کھینچ سکتا ہوں ایسے لوگ اپنی قربانیوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور ان کو مزید قربانیوں کی توفیق نہیں رہتی پھر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی بعض ایسے لوگ تھے جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت زچ ہوتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ لکھتے ہیں کہ ٹیکس کے بعد ٹیکس نکلتا چلا آ رہا ہے اور آج بھی ایسے ہیں کہ کیا تم نے ٹیکسوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے ایک قربانی دوسری قربانی۔ ابھی ایم۔ٹی۔اے بند نہیں ہوئی تھی تو مسجد لنڈن کی بات شروع کر دی اور پھر یہ مسجد برمنگھم آ گئی اور فلاں آ گئی بوسنیا کا فنڈ آ گیا ایمنسٹی کی خاطر جو ہم نے بنائی ہے ہیومینٹی فرسٹ (HUMANITY FIRST) کیا کیا سلسلے شروع کر رکھے ہیں، اوپر سے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، چندہ عام، وصیت، تحریک جدید، وقف جدید۔ ایک آدمی نے مجھے واقعۃً لکھا کیا دفتر کھل گئے ہیں بند کریں ان کو، ایک کر دیں سب کچھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی طرح لوگ بعض دفعہ لکھ دیا کرتے تھے بڑا زچ آ کے آپؑ فرماتے ہیں کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تو احسان ہیں اللہ تعالیٰ کے جو تم پر جاری ہوئے ہیں۔ کون ہے اور قوم جس پر خدا نے ایسے احسان فرمائے ہوں کہ آئے دن ان کے لئے خدا کی محبت کی راہیں کھولی جا رہی ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو صرف محبت کی راہیں دکھائی دیتی تھیں۔ اور ہیں بھی محبت ہی کی راہیں۔ اس طرح انکو شناخت کریں گے تو دل دوڑے گا اگر جسم کو توفیق نہیں ملے گی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جب محبت کی راہیں کھلتی ہیں تو جسم کو توفیق ملے نہ ملے دل دوڑتا اور اڑتا چلا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا"

کہتے تو جسم ہیں مگر دل کی بات ہے اصل میں

جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

اے میرے محبوب آقا میرا تو جسم ہر لحظہ تیری طرف پرواز میں ہے لیکن جسم نہیں دل ہے کیونکہ کہتے ہیں

"یا لیت کانت قوۃ الطیران"

اگر جسم ہی ہوتا تو یہ کیوں کہتے کہ مجھے کاش اڑنے کی طاقت نصیب ہوتی۔ مراد یہ ہے کہ دل اس طرح اڑتا چلا جا رہا ہے گویا جسم بھی ساتھ ہی لپٹا ہوا ہے۔ اتنا ولولہ ہے اتنا جوش ہے مگر اے حسرت کاش مجھے طاقت ہوتی میں واقعۃً اسی طرح اڑتا ہوا تیرے حضور حاضر ہو جاتا۔ یہ عشق کے سودے ہیں۔ پس عشق میں جو رستے کھلتے ہیں وہاں جسم کو آگے بڑھنے کی توفیق ہو یا نہ ہو دل بڑھتے چلے جاتے ہیں روحیں لپکتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔

پس جتنی بھی قربانی کی راہیں آپ کو دکھائی جاتی ہیں اگر آپ یہی جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اسی طرح "لبیک اللھم لبیک" کہنا چاہتے ہیں جو اب حج کے دنوں میں تمام دنیا سے صدائیں بلند ہونگی تو محبت کے سودے کریں۔ حج بھی محبت ہی کا سودا ہے۔ اول سے آخر تک محبت کی کہانی ہے جو اس حج میں دہرائی جائے گی۔ سر منڈا کر ایک بے سلے کپڑے میں لپٹے ہوئے، دیوانہ وار ننگے پاؤں لوگ

NEVER BEFORE
GUARANTED PRODUCT
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIGHT
Soniky
HAWAI
A TREAT FOR YOUR FEET
NEW INDIA RUBBER WORKS (P)LTD
34 , A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD
CALCUTTA - 15

طواف کریں گے بیت اللہ کا۔ لبیک اللھم لبیک کی آوازیں بلند کرتے ہوئے لا شریک لک لبیک لک الحمد اور پھر والنعمۃ ہے ایک لفظ اور میرے ذہن سے اتر گیا ہے مگر بہرحال یہ جو تلبیہ ہے بار بار اس کی آوازیں بلند ہونگی یہ محبت کے سودے ہیں۔ سارا نقشہ ہی محبت کا ہے۔ تو دین کا انجام محبت ہے دین کا آغاز محبت ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے، تو سر منڈا دیا جاتا ہے پیدا ہوتا ہے تو ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جاتا ہے جب اس کو دوبارہ روحانی ولادت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ سر منڈا کر ایک کپڑے میں لپٹا ہوا خدا کے حضور حاضر ہو کر لبیک اللھم لبیک کی آوازیں بلند کرتا ہے۔

محبت کی قربانی سے بہتر کوئی دنیا میں قربانی نہیں۔

یہ ہے دین کا خلاصہ جس کی تعریف عشق کے سوا ممکن ہی نہیں ہے۔ کوئی دنیا کا فلسفہ عشق کے سوا اس کی اور کوئی تعبیر نہیں کر سکتا۔ پس خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کریں محبت اور عشق کے جذبے سے خرچ کریں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ آپ کو یہ پہنچے گا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو عشق کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ قبولیت پر بہت ممنون ہوا کرتا ہے۔ وہ قبولیت پر احسان نہیں جتاتا بلکہ اس کی خدمت، اس کا تحفہ قبول ہو تو زیر احسان ہو کر اس در سے لوٹا کرتا ہے۔ پس خدا کے حضور جو محبت سے قربانیاں آپ پیش کریں گے ہمیشہ احسان کے جذبے سے لدے ہوئے اور دہرے ہوتے ہوئے واپس لوٹیں گے کہ اللہ کی شان اس نے ہماری حقیر قربانی کو قبول فرما لیا۔ اور اگر عشق کا جذبہ نہ ہوا تو بسا اوقات شیطان آپ کے دل میں رعونت پیدا کردے گا۔ آپ کہیں گے ہم نے اتنی قربانیاں کیں، ہم نے فلاں وقت اتنے چندے دیئے آج جماعت ہم سے یہ سلوک کر رہی ہے، آج ہم نے کوئی نادانی کی تو ہمیں بھی سزا دی جاتی ہے حالانکہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے کیا کیا چندے دیئے تھے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں۔ یہ تکبر ہے جو کلیۃً ہر نیکی کو اس طرح چٹ کر جاتا ہے جیسے اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ نیکی کو تو چٹ کر جاتا ہے مگر اپنے گند پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور جتنی بیماریاں ہیں وہ ان کیڑوں کے پیچھے چھوڑے ہوئے گند کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں بیمار ہو گیا لیکن اس کو پتہ نہیں کہ دکھ ہے کس بات کا۔ کیڑوں کے داخل ہو کر اس کے خون کے ذروں کو کھانے کا دکھ نہیں ہوتا۔ اس وقت تو انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ سے کیا ہو رہا ہے۔ جب وہ کیڑے اپنا گند جسم میں پھینکتے ہیں، جب وہ ٹوٹتے ہیں اور ان کے گندے ذرات بکھرتے ہیں تو اس غلاظت کا دکھ ہے جو انسان محسوس کرتا ہے۔ بخار کی صورت میں یا اور جسمانی دردوں کی صورت میں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ اگر تمہارے اندر محبت کے سوا کوئی اور کیڑا داخل ہو گیا اور ریاء کے ذریعے تم نے خرچ کرنا شروع کیا تو یہ ایسا بدبخت کیڑا ہے کہ تمہاری ہر نیکی کو چاٹ جائے گا کچھ بھی اس میں باقی نہیں رہنے دے گا۔ مگر میں نے اسی مضمون پر سوچا تو مجھے خیال آیا کہ ہاں ایک چیز وہاں باقی رہے گی ان کیڑوں کے ٹوٹے ہوئے بدن، ان کی گندگی، ان کا زہر جو سارے مالی وجود میں تعفن پیدا کرے گا اور بیمار مرتے ہوئے مریض پیچھے چھوڑ جائے گا۔

پس اپنی بقاء کی خاطر، اپنے ہر اس مفاد کی خاطر جو انسان کی روحانی زندگی سے وابستہ ہے، جس مفاد کا آپ کی اولاد سے بھی تعلق ہے، آپ کے حال سے بھی تعلق ہے، آپ کے مستقبل سے بھی تعلق ہے، اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی تعلق ہے ہر اس مفاد کی خاطر محبت کے محفوظ قلعے میں داخل ہو جائیں۔ جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں، جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں سے کتنی محبت پھوٹی ہے۔ یہ آب زمزم ہے جو آپ کا آب حیات بن جائے گا۔ یہ ایڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور محبت میں بھی ایڑیاں رگڑی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے اور اس کو اپنے وجود میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دفعہ پھر میں اہل پاکستان، اہل بنگلہ دیش، اہل ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک کو چوبیس گھنٹے تک مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے اجراء کی خوشخبری دیتے ہوئے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم سب کی طرف سے آپ سب کو مبارک ہو۔ اللہ وہ دن بھی جلد دکھائے جب کہ عالمی رابطے کے ذریعے ہم زیادہ شان کا پروگرام آپ کے سامنے چوبیس گھنٹے مسلسل پیش کر سکیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ:۔ آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

اور زمانے کے لحاظ سے، جگہوں کے لحاظ سے قدریں نہ بدلیں۔ یہ نہ ہو کہ لنڈن مسجد آتے ہوئے اور پردہ ہو اور لنڈن مسجد سے باہر جاتے ہوئے اور پردہ ہو، یہ پردے جو ہیں یہ خطرناک ہیں۔ اگرچہ میں ان کو بھی کچھ نہ کچھ عزت سے ہی دیکھتا ہوں۔ میں کہتا ہوں چلو اتنی سی تو حیاء ہے کہ احمدیوں میں ہی آکر ہم ٹھیک ہو جائیں۔ لوگ بعض دفعہ مجھے کہتے ہیں ان کو کیوں آپ اجازت دیتے ہیں آنے کی۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ بہتر جانتا ہے میرے سامنے تو پردہ کر کے ہی آتے ہیں اتنی تو حیاء ہے نا۔ میں تو ان کو بھی ملاقات کی اجازت دیتا ہوں جو بالکل بے پرد آتی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دل میں خیال آتا ہے کہ کچھ قدغن لگائی جائے۔ کچھ کہا جائے کہ آئندہ سے بے پردہ خاندان سے ملاقات نہیں کروں گا تو مجھے یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ ملنے جلنے سے جو نیک اثر پڑتا ہے اس سے بھی محروم رہ جائیں گے۔

چنانچہ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بے پردہ خاندانوں کی جو بچیاں ساتھ آتی ہیں بڑے اپنے ڈھنگ نہ بھی بدلیں تو بچیاں نیک اثر قبول کر لیتی ہیں اور ان کے اندر تبدیلیاں ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی معین مثالیں ہیں کہ وہ ماں باپ جو بے پرد تھے ملاقاتوں کے دوران ان کی بچیاں قریب آئیں تو انہوں نے خود پردہ شروع کیا اور اپنے ماں باپ کو کہنا شروع کیا کہ ہم تو اسی طرح رہیں گی ہمیں تو یہ زیادہ پسند ہے۔ تو یہ وہ وجوہات ہیں۔ یہ نہیں کہ میں ان سے کوئی مرعوب ہوں خاص طور پر۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ضرورت ہے کہ پیار اور محبت کے ساتھ سارے قافلے کو ساتھ لے کر چلا جائے اور تربیت کی جائے۔ مگر اگر عام معاشرے میں روزمرہ کے تعلقات میں یہ لوگ حد سے تجاوز کرنے لگیں اور نہ بے پردگی بلکہ بے حیائی کے طریق اختیار کرتے ہوئے احمدی شادیوں میں، احمدی بیاہوں میں حصہ لیں تو یہ چیز نقصان دہ ہے۔ ان کی تربیت وہاں نہیں ہوگی۔ جو معصوم بچیاں ہیں ان کی تربیت پر بد اثر پڑنے کا احتمال زیادہ ہے۔ اس لئے ملاقات والا مضمون بالکل مختلف ہے اور اپنے روزمرہ کی بیاہ شادی یا دوسری سوشل رسموں میں ان کو کھلی چھٹی دے دینا کہ جس طرح چاہیں دندناتی پھریں یہ مناسب نہیں ہے۔ وہاں آپ لوگوں کو اب احتیاط کرنی چاہئے۔ کچھ ان کے اور اپنے درمیان پردے ڈالنے چاہئیں۔ ان سے کہیں بیبیو! تم آؤ بے شک سر آنکھوں پر۔ لیکن اس طرح نہ آؤ کہ ہماری بچیوں پر برا اثر پڑے۔ اپنے آپ کو سنبھال کر چلو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو سوشل دباؤ ہے یہ بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے مگر اصل توقع تو دعا پر ہے اور دلوں کی پاک تبدیلی پر ہے۔ پردہ جہاں تک اسلامی روح کا تعلق ہے بظاہر قائم کیا جا سکتا ہے مگر بالباطن قائم کرنا ایک اور بات ہے۔ اسلامی روح کا جہاں تک تعلق ہے جب تک دل میں نہ قائم ہو اس وقت تک ظاہری پردہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

اور یہ بھی غلط ہے کہ ایک انسان پردہ کرنے والی خاتون کو یہ طعنے دے کہ جی چھوڑو پرے۔ پردے کے پیچھے جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی ہمیں پتہ ہے اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ یہ ایک نفس کی انانیت ہے۔ ایک قسم کا تکبر ہے۔ اور دراصل اس عورت کی نہیں بلکہ اسلام کے پردے کی تحقیر ہے۔ جو کچھ پیچھے ہوتا ہے اس کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس کا خدا سے تعلق ہے۔ تم جو دکھائی دیتی ہو اس سے پرے بھی اور باتیں ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں، جن کو خود تم نے روک کے رکھا ہوا ہے۔ کسی عورت کو حق نہیں کہ وہ کہے کہ اچھا پھر بے پردگی تو اتنی رہی اس سے پیچھے جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی ہمیں پتہ ہے۔ یہ تو پھر آپس میں لڑائیاں شروع ہو جائیں گی۔ گھٹیا، کمینی باتیں۔ میں جماعت کے معاشرے میں اس قسم کے طعن و تشنیع کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ یہ تربیت کا ذریعہ نہیں ہیں، یہ نفرتیں پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں، یہ اختلافات کو بڑھانے کا موجب ہیں۔ تربیت کے لئے پاک روح کی ضرورت ہے۔ قلبی محبت کی ضرورت ہے، اللہ سے تعلق کی ضرورت ہے۔ جو بات کہے خدا کی خاطر کہے اور خدا کی خاطر کہے تو لازماً سلیقے اور وقار کے ساتھ کہے۔ کیونکہ اللہ کے حوالے سے اس کی خاطر جو بات کی جاتی ہے اس میں کمینگی نہیں آ سکتی۔ پھر آپ کی نصیحت میں وقار پیدا ہوگا۔ پھر آپ کی نصیحت طعن و تشنیع کا رنگ اختیار کر ہی نہیں سکتی۔ گہرا درد اس میں پیدا ہوگا۔ گہری ہمدردی پیدا ہوگی اور وہ زیادہ تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھے گی۔ ورنہ اگر نفس کے تفاخر میں مبتلا ہو کر، خاندانی تفاخر میں یا معاشرتی تفاخر میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کو طعنے دیں گی یا ایک دوسرے کو نیچا دکھائیں گی تو یہ چیزیں آپ کے نقصان کا موجب ہیں، پردے کے فائدے کا موجب بہرحال نہیں بن سکتیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

گھر پر کلمہ طیبہ لکھنے کی وجہ سے مقدمہ

[پریس ڈیسک]: فیصل آباد سے آمدہ اطلاع کے مطابق مکرم محمد اقبال صاحب ولد مکرم علی محمد صاحب آف چک نمبر ۱۰۹ مسعود آباد ضلع فیصل آباد کے خلاف اپنے گھر پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کیا گیا اور مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۹۶ء کو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۶ء کو ان کی ضمانت ہو گئی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں"۔

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

تندرستی ہزار نعمت ہے

چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدر آباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

M . A SALEEM (BODY BUILDER)
H . NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY
FALAKNUMA POST - 500253
HYDERABAD (A . P)
INDIA

بقیہ :- (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا ترکوں نے بھی یورپین پر ظلم کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آرمینین اپنے اوپر ترکوں کے مظالم کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں جبکہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں طرف سے مظالم ہوئے ہیں لیکن ترکوں کے مظالم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ترک قوم کا اپنا ایک مزاج ہے۔ یہ تاریخ کی تکلیف دہ باتیں ہیں لیکن اس کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خود بعض عیسائی محققین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ صلیبی جنگوں کے دوران عیسائیوں نے جس قسم کے وحشیانہ مظالم کئے ہیں مسلمانوں میں اس کا کوئی وجود نہیں ملتا. اُن کی طرف سے کبھی ایسے واقعات نہیں ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں سکولوں میں اسلام کے متعلق جو منفی باتیں بتائی جاتی ہیں اور اعتراضات کئے جاتے ہیں اس کے متعلق انہی کی تاریخ سے مضبوط اور مستند حوالے دے کر احمدی بچوں میں پھیلائے جائیں اور انہیں جوابی حملہ کے متعلق تربیت دی جائے۔

ایک نوجوان نے کہا کہ ان کی پادری استانی نے کہا ہے کہ قرآن کریم میں مردوں کو عورتوں کو مارنے کا حکم ہے. کیا یہ بات درست ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن میں اسطرح نہیں لکھا جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں اور مغرب میں یہ لوگ جتنا عورتوں کو مارتے ہیں اس کا سواں حصہ بھی مسلمان اپنی عورتوں کو نہیں مارتے۔ قرآن کریم نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ اگر عورتیں فساد کرتی ہیں تو انہیں سمجھاؤ اور نصیحت کے ذریعہ فساد سے باز رکھنے کی کوشش کرو۔ اگر وہ پھر بھی نہ سمجھیں تو ان سے الگ رہو تاکہ تمہیں بھی اور انہیں بھی اس علیحدگی کی وجہ سے اپنے رویہ میں اصلاح کا موقعہ ملے۔ اگر پھر بھی وہ نہ مانیں اور "نشوز" سے کام لیں تو انہیں ضرب لگانے کی اجازت ہے۔ اور "نشوز" کا مطلب ہے جب وہ ہاتھ اٹھائیں اور ہاتھ اٹھانے میں پہل کرنے والی کو جواباً ضرب لگانے کی اجازت ہے۔ یہ تعلیم نہایت متوازن اور مکمل ہے اس سے بہتر تعلیم ہو نہیں سکتی۔ لیکن صرف یہی بات نہیں ہے بلکہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن حضرت محمد رسول اللہ پر نازل ہوا اور آپ سب سے زیادہ اس کے احکامات کو سمجھتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کبھی آپ نے اپنی کسی بیوی کو مارا؟ کبھی کسی عورت پر ہاتھ تو کیا انگلی بھی اٹھائی؟ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ پس اعتراض کرنے والوں کو بتاؤ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے ساری زندگی کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ آپ نے لڑائیوں اور جنگ کے دوران بھی عورتوں پر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا۔ پس قرآن کریم کو سنت محمدؐ مصطفیٰ کے حوالے سے سمجھا جاسکتا ہے اس سے الگ کر کے نہیں۔ ان لوگوں کا ایک آیت کو بہانہ بنا کر اس کے غلط معنی سمجھ کر اسلام پر حملہ کرنا سراسر ناجائز بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب گھروں میں لڑائیاں ہوتی ہیں تو مذہب سے اجازت لیتا کون ہے؟ یورپ میں یہ لوگ جتنے مظالم عورتوں پر کرتے ہیں کیا اس کی اجازت یہ اسلام سے لیتے ہیں؟۔ ہر گز نہیں۔ پس ان کا اعتراض محض لغو ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بڑے دکھ اور گہرے کرب سے اس بات کا اظہار فرمایا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ عورتیں اور بچیاں اور لڑکے بھی باقاعدگی سے قرآن کریم نہیں پڑھتے ورنہ اگر سمجھ کر روزانہ تلاوت کریں اور ترجمہ بھی غور سے پڑھیں تو ایسی بہت سی باتوں کا جواب وہ خود بھی دے سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کی لاعلمی ہے جس کا آپ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں کوئی نظام جماعت ایسا نہیں جو خیال رکھے کہ ہماری نئی نسل کس ماحول میں پل بڑھ رہی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جرمنی کی جماعت کا فرض ہے کہ وہ تمام اعتراضات جو جرمنی میں کئے جاتے ہیں ان کے اچھے جواب خواہ میری کیسٹس میں سے نکالیں یا جو بھی کریں جرمن زبان میں تیار کر کے ہمیں بھیجیں تاکہ جرمن ایم ٹی اے کے ذریعہ وہ آپ لوگوں تک پہنچیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں مربیان ہیں، قائدین اور لجنہ کی تنظیمیں ہیں، میں تو حیران ہوں کہ اب تک کیوں اس بات کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ جرمن زبان میں چھوٹے چھوٹے جوابی حملوں کا لٹریچر تیار کر کے کثرت سے احمدی بچوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا اور پھر یہ بچے ان معترضین سے کہتے پہلے تم ان باتوں کا جواب دو۔ بائبل میں جو حیرت انگیز لغو باتیں ہیں وہ ان کو بتائیں اور پھر ان کو ٹریننگ ہو کہ کس طرح حملہ کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ یکطرفہ بیٹھ کر یہ بیہودہ اعتراضات سن رہے ہیں اور بے عزتی کروا رہے ہیں اپنی بھی اور دین کی بھی۔ اس طرح بے غیرت ہو کر سنتے رہو گے تو اندر سے کھائے جاؤ گے۔ اسلام پر حملہ ہو تو اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک نمونہ کی مثال بھی بیان فرمائی اور پھر ایک مثال کے ذریعہ بتایا کہ ان عیسائیوں پر کس طرح حملہ کرنا ہے۔ مثلاً یہ لوگ حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ کیا خدا نے مسیح کی والدہ مریم سے نکاح کیا تھا یا بغیر نکاح کے ان سے بیٹا ہوا؟ اور کیا طلاق دی تھی یا بغیر طلاق کے ہی پھر ان کا نکاح یوسف نجار سے ہوا؟ وغیرہ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کاروائی جوابی کاروائی ہوگی بعد میں پھر اعتراضات کے جوابات دینے کی باری آئے گی۔ ابھی تو پہلے انہیں شیر بنا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ تمام احمدی طلباء و طالبات کو اس لٹریچر سے آراستہ ہونا چاہئے۔

ناصرات اور ینگ لجنات کے ساتھ ملاقات

اطفال سے ملاقات کے معاً بعد بیت الرشید میں ہی قریباً بارہ بجے ناصرات اور ینگ لجنہ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ایک بچی نے قرآن مجید سے دیکھ کر بعض آیات کی تلاوت کی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ایک بات جو میں نے یہاں محسوس کی ہے اور باقی یورپ کی جماعتوں میں بھی یہ بیماری بڑھ رہی ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سورتیں یا بعض آیات یاد کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں ہے اور قرآن کریم کے حفظ کا رواج اٹھ گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی بچے و بچی کو اس عمر میں اچھے تلفظ کے ساتھ بہت سی آیات یاد ہونی چاہئیں۔ پھر جس کی آواز اچھی ہے وہ بغیر قرآن سامنے رکھے اسے پڑھے لیکن یہ رواج بالکل ختم ہو رہا ہے اور یہ نہایت خطرناک بات ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن سے یاد کریں اس کی تلاوت کرتی رہا کریں اور جو کچھ یاد ہو اس کا ترجمہ بھی خوب اچھی طرح یاد کریں۔ قرآن کریم رٹنے کے لئے نہیں ہے۔ جب میں حفظ کی بات کرتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ ایسا حفظ ہو کہ اس کے ساتھ ترجمہ بھی حفظ ہو۔ حضور نے تمام حاضر بچیوں سے پوچھا کہ کس کس کو سورہ فاتحہ باترجمہ یاد ہے۔ کئی بچیوں کو ترجمہ نہیں آتا تھا۔ حضور نے ایک بچی سے جس نے ہاتھ کھڑا کیا تھا کہ اسے ترجمہ آتا ہے اس سے ترجمہ سنا لیکن وہ بھی اس کے معانی سے پوری طرح آگاہ نہیں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کو سورہ فاتحہ کے مطالب کا علم نہیں تو پھر نماز میں آپ کیا پڑھتے ہیں۔ حضور نے سورہ فاتحہ کے معانی و مطالب کو نہایت دلنشیں پیرایہ میں سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ صرف لفظی ترجمہ کر لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے وسیع مطالب پر غور کر کے پڑھنا ضروری ہے۔ پھر آپ جب بھی یہ سورت پڑھیں گے ہر دفعہ آپ کو معانی کا ایک نیا جہان ملے گا اور نئی لذت نصیب ہوگی اور نماز میں بھی لذت عطا ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ لجنہ کا فرض ہے اور ان کا آرام حرام ہو جانا چاہئے جب تک اپنی سب بچیوں کو اس طرح سورہ فاتحہ نہ پڑھا دیں جس طرح میں پڑھا رہا ہوں۔

اس کے بعد بعض بچیوں نے سوالات کئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے اس کی کیا وضاحت ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے بعض دیگر آیات قرآنیہ کے حوالہ سے جو اس کی وضاحت کرتی ہیں تفصیل سے انہیں جواب سمجھایا۔ بعض دیگر سوالات یہ تھے۔

☆ لوائے احمدیت پر جو سورج، چاند، منارہ اور لکیریں وغیرہ ہیں یہ کیا خاص مفہوم رکھتی ہیں؟

☆ لامذہب لوگوں کا کھانا کھانے کے متعلق اسلامی تعلیم کیا ہے؟

☆ مغربی ممالک میں کہا جاتا ہے کہ بچوں کی تربیت نہ زیادہ سختی سے کرنی چاہئے نہ حد سے زیادہ نرمی سے لیکن بعض اسلامی ممالک میں عملاً تربیت میں سختی برتی جاتی ہے۔

حضور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ جس بات کا یورپین کو آج علم ہو رہا ہے قرآن کریم نے ۱۴۰۰ سال پہلے سے یہی تعلیم دی ہے۔ اور رحم کے ساتھ تربیت کا حکم ہے چنانچہ ایسے بچے جن کی تربیت رحم کے ساتھ ہوتی ہے وہ جب بڑے ہوتے ہیں تو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے دعا کرتے ہیں کہ "رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا" اے میرے رب ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں میری رحم کے ساتھ تربیت کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ پھر بعض سختیاں بھی پیار اور رحم کی وجہ سے ہوتی ہیں مثلاً کوئی بچہ چھری سے زخم لگانے لگا ہو یا کسی آگ میں کودنے کی کوشش کرے تو ماں باپ اسے سختی سے روکتے ہیں۔ یہ سختی رحم کی وجہ سے ہے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب سکول میں کلاسز چند دن کے لئے سیر پر کسی جگہ جاتی ہیں تو ہم اس کلاس کے ساتھ کیوں نہیں جا سکتے؟ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں کوئی عمومی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہاں کا معاشرہ بہت خراب ہو چکا ہے۔ اس لئے موقعہ محل کے مطابق، حالات کو دیکھ کر، عقل، حکمت اور توازن کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے۔

اس مجلس سوال و جواب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے ریسرچ سیل کی ممبرات سے ملاقات کی اور مختلف امور سے متعلق ان کی رپورٹیں سنیں اور ضروری ہدایات و رہنمائی سے نوازا۔

بوزنین و البانین مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۱۹ مئی کو ہی شام ساڑھے پانچ بجے مسجد بیت الرشید سے ملحقہ وسیع ہال میں بوزنین اور البانین مہمانوں کے ساتھ ایک نشست ہوئی جس میں کثیر تعداد میں آنے والے مہمانوں کے سوالات کے جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے جن کا ساتھ ساتھ بوزنین اور البانین زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بوزنین و البانین زبانوں میں ترجمہ کے بعد چند ایک بوزنین و البانین نظمیں پڑھی گئیں اور پھر سوال و جواب کے سلسلہ کا آغاز ہوا۔ چند اہم سوالات یہ تھے۔

☆ دجال کون ہے، یاجوج ماجوج کون ہیں اور کون انہیں تباہ کرے گا؟

☆ اگر حضرت امام مہدیؑ سچے ہیں تو لوگ انہیں قبول کیوں نہیں کرتے؟

☆ کیا احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کی نمازوں میں فرق ہے؟

☆ غیر احمدی مسلمان یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں سمجھتے۔ کیا یہ درست ہے؟

☆ سورہ البقرہ میں ہے کہ "لاتشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً" تم میری آیات کے بدلہ تھوڑی قیمت نہ لو۔ پھر جو لوگ قرآن چھاپ کر بیچتے ہیں کیا یہ اس آیت کے خلاف نہیں؟

☆ اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف نظر آئے تو کیا کیا جائے۔ کس کو ترجیح دی جائے؟

☆ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں۔ ان اسماء کی تشریح اور وضاحت؟

☆ امام مہدیؑ کی صداقت اور آپ کی آمد کے نشانات کیا بیان ہوئے ہیں؟

یہ دلچسپ مجلس قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے آخر پر اجتماعی بیعت کی تقریب ہوئی جس میں بہت سے بوزنین اور البانین نے حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ (رپورٹ : ابو لبیب)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہر گز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔"

ضروری اعلان

دہلی۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ اور مدراس کے مشن ہاؤسز میں ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں سے احباب وقتاً فوقتاً اپنی ذاتی ضروریات کے لئے آتے رہتے ہیں اور حسب ضرورت مشن میں قیام کرنے کی درخواست کرتے ہیں:
ایسے احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:

۱۔ مقامی امیر/صدر جماعت کی تصدیقی و تعارفی چٹھی ساتھ لانا ضروری ہوگا اس کے بغیر کسی کو مشن میں قیام کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۲۔ حسب گنجائش جگہ فراہم کی جاسکے گی اور سوائے استثنائی حالات کے ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کی سہولت نہیں دی جاسکتی جس کا مقامی عہدیداران حالات کا جائزہ لے کر فیصلہ کریں گے۔ علیحدہ کمرہ اور لمبے قیام کے مطالبوں پر عہدیداران سے اصرار نہ فرمائیں

۳۔ مشن ہاؤسز میں قیام کے دوران نماز باجماعت اور اس کے تقدس اور صفائی وغیرہ کا ہر طرح خیال رکھا جائے اور جماعتی روایات کے خلاف کوئی کام نہ کیا جائے۔

۴۔ بعض مہمانان کرام جو مشن کے اخراجات کے سلسلہ میں اپنی خوشی سے نقدی وغیرہ کی صورت میں عطیہ دیتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ مقامی عہدیداران کو باخذ رسید عطایا دیا کریں کیوں کہ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا کریں۔ اسی طرح بعض غیر ملکی مہمانان کرام مشن میں بعض زائد سہولتوں کے مہیا کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں مثلاً یہ کہ ہم کمروں میں AIR COOLER یا ائرکنڈیشنر لگوانا چاہتے ہیں ایسے مہمانوں سے گذارش ہے کہ وہ ایسے کار خیر کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ سے منظوری حاصل کر لیا کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تحریک جدید

ارشادات سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(۱) جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کریں۔

(۲) یہ تحریک (جدید) کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ دین حق کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا احمدیت کا قبول کرنا محض بے کار ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے (بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۶ء)

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

نصاب واقفین نو

شعبہ وقف نو قادیان نے نصاب واقفین نو طبع کروا کر شائع کیا ہے جس کا ہر وقف نو بچے کے والدین کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق تعلیم و تربیت کا انتظام ہو سکے۔
کتاب کی قیمت -/۵ (پانچ) روپے ہے احباب کی طرف سے آرڈر آنے پر دفتر ھٰذا یہ کتاب روانہ کرے گا۔

(نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

درخواست دعا

(۱) مکرم سید ناصر احمد صاحب احمدی آف بھبنیشور لکھتے ہیں کہ چند روز قبل خاکسار کی اہلیہ نے ایک منذر خواب دیکھی تھی جس کی وجہ سے وہ پریشان ہیں موصوف -/۵۰۰ روپیہ صدقہ دیتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیز ان کے اہل و عیال کو ہر شر اور بلا سے محفوظ رکھے۔ (مینجر بدر)

(۲) میرے بڑے بھائی مکرم آدم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی شفائے کاملہ عاجلہ نیز خاکسار کے بچوں کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعانت بدر -/۲۰۰ روپے (اسلام خان نرگاؤں)

(۳) مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچیرلہ ایک کام کے سلسلہ میں LONA پر بازار جارہے تھے سواری سے ٹکرا کر گر گئے جس کی وجہ سے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی زیادہ خون بہہ جانے سے کمزور ہو گئے ہیں

انکے بیٹے مظہر احمد صاحب -/۵۰ روپے اعانت بدر دیتے ہوئے موصوف کی صحت و تندرستی، درازی عمر اور کاروبار میں برکت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

فوزیہ بشیر منڈامگر (ہبلی) کرناٹک

لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کا زونل اجتماع

۱۳ و ۱۴ جنوری کو احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے صوبہ آندھرا پردیش کا پہلا ناصرات و لجنہ کا مشترکہ صوبائی اجتماع منعقد کیا جس میں حیدر آباد کے دس حلقے اور جڑچیرلہ چندہ پور، کاماریڈی اور ظہیر آباد کی نمائندگی ہوئی۔ جوبلی ہال کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ سبھی علمی مقابلہ جات بہت ہی عمدہ طریق پر ہوئے مہمانوں کے قیام و طعام کا بہترین انتظام کیا گیا پوزیشن لینے والیوں کو انعام دیا گیا۔

(امتہ النعیم بشیر صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

جلسہ سالانہ کیرنگ

مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۹ ؍ ۳۰ ؍ مارچ کو جماعت احمدیہ کیرنگ کا تیسواں ۳۲ دو روزہ جلسہ سالانہ نہایت کامیابی و شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان، محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ اور محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ صوبہ کشمیر بطور مرکزی نمائندگان شریک ہوئے، انصار خدام، لجنہ، اطفال و ناصرات نے بڑی محنت و خلوص سے جلسہ کی ڈیوٹی سرانجام دی قیام و طعام کا مناسب انتظام کیا گیا اڑیسہ کی ۱۷ جماعتوں سے ۲۶۰ سے زائد احمدی مرد و زن اور چالیس کے قریب غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں نے شرکت کی۔ مقامی اخبارات نے وسیع پیمانہ پر جلسہ کی تشہیر و خبروں کو شائع کیا۔ ریڈیو و ٹی۔ وی میں بھی جلسہ کی خبریں نشر ہوئیں۔

جملہ پروگرام بہت ہی عمدہ رنگ میں انجام پزیر ہوئے۔ جلسہ میں جن مقررین نے تقاریر کی ان کے نام یہ ہیں۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم مولانا محمد عمر صاحب، مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مکرم ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب صوبائی امیر اڑیسہ، مکرم مولانا شیخ عبدالحلیم صاحب انچارج مبلغ اڑیسہ مکرم مولوی محمد اسماعیل خان صاحب، مکرم مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برقی، مکرم مولوی سید آفتاب احمد خان صاحب، اور خاکسار سید کلیم الدین احمد۔ اللہ تعالیٰ سبھی مقررین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسی طرح جن دوستوں نے دوسرے پروگراموں میں حصہ لیا اور جلسہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی خدمات قبول فرمائے (آمین)

اعلان گمشدگی

مکرم میاں جمال محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ راؤڑکیلا کے چھوٹے بیٹے میاں حلیم محمد صاحب راوڑکیلا سے لاپتہ ہو گئے ہیں ان کی عمر ۲۰ سال ہے اور اچھی طرح بات چیت نہیں کر سکتے انکے گھر والے بہت پریشان ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کے ملنے کے لئے بھی دعا کریں اور اگر کسی صاحب کو ان کے بارہ میں کچھ پتہ ہو تو اطلاع دیں۔ اسی طرح خاکسار اپنے اور اہل و عیال کے لئے نیز واقف نو پوتے کی صحت و تندرستی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔

(احمد نور خاں محلہ دار الفضل کیرنگ ضلع خوردہ اڑیسہ)

اعلان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نور الدین انور ابن مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان اور محبوب احمد ابن مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان کو اخراج از نظام جماعت کی سزا دی ہے احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

رسالہ الامداد کی فوٹو کاپی

اداریہ میں رسالہ" الامداد" سے جو حوالہ نقل کیا گیا ہے اس کے ٹائیٹل پیج اور ص ۳۴ و ص ۳۵ کا عکس یہاں شائع کیا جارہا ہے۔ قارئین دیوبندی کلمہ و درود شریف کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

رجسٹرڈ نمبر ۲۷

۷۸۶

4/7/1996
۱۔۱۲

کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

فقد جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

امتثالاً للآیہ کریمہ ... علوم ... ورود ... بتربیت

فصل دار ارشاد صحیفہ شہریہ ملقبہ بہ

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ مسلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفتاویٰ فی الفقہ والعقائد و حوادث الفتاویٰ فی ما یتعلق بالسوانح الجدیدہ و تربیۃ السالک فی الاحوال الخاصۃ من السلوک والرفیق فی سواء الطریق فی الاحوال العامۃ منہ و ملفوظات خبرت فی الفوائد المختلفۃ النقلیۃ والعقلیۃ کہ کل آں از افادات سلسلہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ است باجل آں از افاضات حضرت شیخ العرب والعجم مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ سرہ کہ لقب صحیفہ مشہور است بہ تبرک بنام نامیش نیز دخا... الاحقر ... دیگر ...

عدد (۸) بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری	جلد (۳)

باہتمام ادارۃ الاحقر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

C. K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

TIMBER LOGS SAWN SIZE

TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

طالب دعا:— محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.

19 A. JAWAHAR LAL NEHRU ROAD

CALCUTTA - 700081.

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA - 700072 PH. 26-3287

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر کے اس حال سے رہتا ہے تاکہ وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت طبعیہ سے نہ محبت شرعیہ سے بس خواب میں ایسے خادموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو متمم بالشان یہی تھا باقی ظاہر ہے والسلام
۲۰ رشوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال۔ اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف بوجہ مطالعہ کتب تصوف تھا اور حضور کی جانب رجوع اسلئے کہ ہمارے نانا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات نہ ملتے تھے اس سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات گو خراب ہی ہوں ان کی بلا وجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودیانوی اور حضور کے درمیان کبھی فروعات میں اختلاف بھی ہو تو اس میں بھی جناب ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور تو حرز جان ہے اور شرح مثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں (۳) ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالہ مجھکو دیکھنے کے واسطے دئے الحمدللہ جو لطف ان سے اٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب کر لیا

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللّٰہم صل علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔
۲۴ رشوال ۱۳۳۵ھ۔

سوال جناب مخدومنا و مولانا عم فیضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی ...... صاحب مرحوم کا لڑکا ہے آپس شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیا تصنیف فرما کر لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N.61/57

PH - 01872-20757 FAX - 01872 -20105

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DIST GURDASPUR PUNJAB (INDIA)

VOL - 45 THURSDAY, 4TH JULY 1996 ISSUE NO - 27

ارشاد نبوی

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃ

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

— (منجانب) —

رکن جماعت احمدیہ بمبئی

ہفت روزہ بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ارشاد حضرت مصلح موعودؓ

"یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جائے۔"

(الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

تبلیغ مسیح موعودؑ

کیف نظر ہیں بار ثمر سے جھکی ہوئی
شاخیں تمام تیرے درخت وجود کی
اک روز اپنی راہ پہ تنہا رواں تھا تو
اب کارواں ترا ہے اور منزل نئی نئی
جس سرزمیں کا نام کوئی جانتا نہ تھا
وہ بھی ہجوم خلق سے ارض حرم بنی
پوری ہوئی وہ بات جو تو نے کہی ہمیں
جب تو گیا تو دوسری قدرت بھی آ گئی
پہنچی وہاں وہاں تری نے کی حسین لے
رقصاں جہاں جہاں نظر آتی ہے زندگی
خواب گراں سے جاگ اٹھا ایشیا تمام
ہر سو اک انقلاب کی ایسی ہوا چلی
پیر کلیسیا سے ہے یورپ گریزپا
پہنچے ترے فقیر وہاں بھی گلی گلی
تاریکیوں کو چیر کے ابھری ہے صبح نو
ارض بلال سے بھی آواز اذاں اٹھی
جو بات تیری قوم کے کانوں پہ تھی گراں
وہ بات اب زمیں کے کناروں نے بھی سنی

(عبدالمنان ناہید)

طالبان دعا:۔

AUTO TRADERS

آٹو ٹریڈرز

16 مینگولین کلکتہ۔ 700001

فون نمبرز۔

2430794-2481652-2485222

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر: —
سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون۔ 629443

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی ہر دوسری غلامی سے انسان کو آزاد کر دیتی ہے۔ اور اللہ کی غلامی میں آنے والے کی ہر بات میں ایک بلا دستی پیدا ہوتی ہے کیونکہ اللہ کی رضا میں ایک طاقت ہے اور اللہ کی رضا ایک سچائی کا نام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حقیقی عدل، اللہ کے تصور کے بغیر پیدا ہونا ممکن ہی نہیں۔ کوئی دنیا کی طاقت عدل پر قائم نہیں ہو سکتی اگر خدا کے حضور اس کی گردن جھکی ہوئی نہ ہو۔ اللہ کے تعلق میں دو باتیں ہیں اس کی محبت اور اس کا خوف۔ اور اس کی محبت اور خوف میں توازن ہے جس کے نتیجہ میں عدل پیدا ہوتا ہے۔ انسانی زندگی کا جو پہلو بھی خدا کی محبت یا خدا کے خوف سے باہر ہو جائے وہاں وہ عدل سے باہر ہو جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے روزمرہ زندگی کی مختلف مثالیں دے کر عدل کے مضمون کی گہرائی اور لطافت کو احباب کے سامنے بیان فرمایا اور عدل کے مختلف پہلوؤں کو کھولا اور عدل اور احسان کے باہمی تعلق کو بھی بیان فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت میں عدل کے تقاضے بھی بعض اوقات باریک ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت قانون قدرت کی مثال ہے۔ جیسے قانون قدرت آپ کی بقا کے لئے لازم ہے اسی طرح نظام جماعت بھی آپ کی روحانی بقا کے لئے لازم ہے۔ آپ اگر نظام جماعت کے ساتھ عدل کا معاملہ کریں گے اور اس عدل کے تمام تقاضے پورے کریں گے تو آپ کو آزادی اور چین اور طمانیت کے سانس نصیب ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو امراء سے بدتمیزیاں کرتے ہیں۔ امراء کے خلاف سر اٹھاتے ہیں ان لوگوں کو مذہب کی الف با کا بھی پتہ نہیں اور نظام جماعت سے عدل کا یہ فقدان ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ حضور نے ڈنمارک کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا کہ وہاں بھی یہ بیماری ہے کہ جو بھی امیر مقرر کیا جائے اس میں نقص نکالتے ہیں اور اس سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ حضور نے قرآنی آیات اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبارک ارشادات کے حوالہ سے امیر کے مقام اور اس کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ نظام کے قائم کردہ امیر سے بدتمیزی کا معاملہ کرے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو امیر سے بدتمیزی کرتے ہیں وہ پھر نظام جماعت کو بھی اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ عدل ہی میں ہماری زندگی ہے اور عدل ہی کے نتیجہ میں امر پیدا ہوتا ہے اور صاحب امر سے عدل کرنا لازم ہے۔ جو لوگ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ امر کے سامنے سر جھکاتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی میں عدل کے موضوع پر کئی خطاب کر چکا ہوں لیکن ابھی تو میں نے آپ کو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں بتایا جو خدا تعالیٰ نے مجھے عدل کے مضمون کو سمجھنے کی توفیق بخشی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ بھی ان باتوں پر غور کیا کریں۔ عدل کے مضمون کو آپ جتنا سمجھیں گے، جتنا اس کا عرفان حاصل ہوگا اتنا ہی آپ کو عدل کرنے کی توفیق ملے گی۔ نظام عدل ہی سے ہماری زندگی اور تمام ترقیاں وابستہ ہیں۔ اللہ ہمیں اس کو قائم رکھنے اور اس کی وفا کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا..........

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ (روزنامہ الفضل ۲ مئی ۱۹۹۱ء)

STAR CHAPPALS

PH :- 543105

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105 / 661, OPP, BLOCK NO - 7 FAHIMABAD COLONY, KANPUR - 1 - PIN 208001